عظمتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

بزبان

اہلِ بیت عظام

حسب الارشاد

پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنف

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار، ۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ

0336-8678692

عظمتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

بزبان

اہلِ بیتِ عظام

بفیضانِ نظر

پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنفہ

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار سیالکوٹ

نام کتاب —— عظمتِ صحابہ کرام بزبان اہلبیت عظام علیہم الرضوان

مؤلف —— مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی،

ناشر —— محمد حامد ضیاء۔ ناظم قادری کتب خانہ سیالکوٹ

باہتمام —— محمد ارشد سلیم قادری (خوشنویس)

صفحات —— ۱۱۲

قیمت —— 75

وَنُسَلِّمُ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔

اما بعد!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فقیر کا رسالہ خلفاء ثلاثہ اور اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کے تعلقات اور رشتہ داریاں عوام میں اس قدر مقبول ہوا ہے کہ دو سال کے عرصہ میں دس ہزار کی تعداد میں شائع ہو کر باشعور ہاتھ نکل گیا۔ عوام و خواص نے اس کو بہت پسند فرمایا۔

احباب نے خواہش فرمائی کہ ایک مستقل کتاب تحریر کی جائے جس میں اہلبیت اطہار علیہم الرضوان سے عظمتِ صحابہ کبار علیہم الرضوان کا بیان ہو۔ فقیر نے دورِ حاضرہ میں اس کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے احباب کی خواہش کو پورا کرنے کا وعدہ کر لیا۔

الحمد للہ رب العلمین، اُس کے نتیجہ میں ایک مستقل کتاب عظمتِ صحابہ کبار بزبان اہلبیت اطہار علیہم الرضوان آپ کے ہاتھ میں موجود ہے۔

اِس کتاب میں بھی فقیر نے سنجیدگی اور متانت سے شیعہ حضرات کی مستند کتب کے حوالہ جات درج کیے ہیں۔ شیعہ مفسرین کی تفاسیر سے ہی وہ آیات طیبات جو صحابہ کبار علیہم الرضوان کی شان میں نازل ہوئی ہیں کو درج کیا ہے۔ تاکہ عامۃ المسلمین پر واضح ہو جائے کہ جن کی شان قرآن پاک میں اللہ تعالٰے نے بیان فرمائی ہے۔ ان حضرات کا ادب واحترام ان سے نیازمندی دنیا و آخرت کی بہتری کا سبب ہے۔ اور ان کی شانِ اقدس میں گستاخی اور ریا کی دنیا و آخرت کو تباہ کرنا اور اپنی نیکیوں کو برباد کرنا ہے۔

شیعہ حضرات بھی تعصب اور حسد کو بالائے طاق رکھ کر سوچیں کہ جن حضرات کو وہ آئمہ تسلیم کریں بلکہ معصوم بھی کہیں، ان کے عمل وسیرت اور کردار کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ان کی زبانیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تعریف وتوصیف میں مصروف ہیں، اور ان کی مداح سرائی کر رہی ہیں، جب آئمہ کبار جن کی تعریف وتوصیف کر رہے ہیں ان پر تبرا ان سے بغض رکھنا مسلمان کا شیوہ نہیں ہے۔

آئمہ اہلبیت اور صحابہ کرام باہم شیر وشکر ہوں ایک دوسرے کی مدح سرائی کریں تعریف وتوصیف میں مشغول ہوں، ان کی محبت کا دعویٰ کرنے والے بغض وکینہ سے ان پر تبرا اور لعنت بھیجیں، کتنے تعجب اور افسوس کی بات ہے۔

بعض احباب کا شب وروز یہ پراپیگنڈہ ہے کہ سنی اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کی شان بیان نہیں کرتے، لیکن جب دنیائے تحقیق میں آپ قدم رکھیں گے تو معلوم ہو گا کہ اہل سنت وجماعت ہی اہلبیت اطہار سے محبت رکھتے ہیں۔

آپ نے شیعہ حضرات کے اشتہارات پر چند اشعار لکھے دیکھیں ہونگے جب ان پر ریسرچ کریں تو اشعار اہل سنت وجماعت کے اکابر کے ہی ہوں گے۔ مثلاً

شاہ است حسین پادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

یہ رباعی سلطان الہند، غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمتہ کی ہے جو سنی حنفی ہیں۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ • کہ بر قول ایماں کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول • من ودست دامان آل رسول

یہ دعائیہ رباعی حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی ہے، جو کہ سنی حنفی ہیں۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

یہ شعر حضرت مولانا محمد علی جوہر علیہ الرحمت کا ہے جو سنی حنفی ہیں۔

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوت پروردگار
لافتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

یہ شعر حضرت شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا ہے جو کہ سنی حنفی ہیں۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

یہ شعر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت، امام شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کا ہے جو سنی حنفی ہیں۔

اہلسنت وجماعت کے طریقت کے مشہور ومعروف چار سلسلے قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی ہیں۔ ان کے شجروں پر بھی اگر غور کریں تو ان میں آئمہ اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کی توسل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی جاتی ہے۔

المختصر یہ جہلا کا پراپیگنڈہ ہے کہ سنی اہلبیت کی شان بیان نہیں کرتے حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ سنی ہی اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کی شان بیان کرتے ہیں۔

سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ بھی باور کرایا جاتا ہے کہ جو حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی رضوان علیہم اجمعین کی شان بیان کرے وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اور اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کا محب نہیں۔

جب آئمہ اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کے حالات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے

کہ مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم اور آئمہ اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کی زبانیں ان کی شان بیان کرنے میں مصروف نظر آتی ہیں۔

زیر نظر کتاب میں نہایت احسن انداز میں اس حقیقت کو پیش کیا گیا ہے۔

دُکھ کی بات تو یہ ہے کہ اہل تشیع حضرات آئمہ کبار علیہم الرضوان کو معصوم مانتے ہوئے بھی ان کے عقائد و نظریات سے روح گردانی کرتے ہوئے جہلا کے عقائد کو اپنائے ہوئے ہیں۔

اللہ کریم بجاہ النبی العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم فقیر کی اس سعی کو قبول فرماتے ہوئے ہر ایک کے لئے نجات کا سبب بنائے۔

آمین ثم آمین

فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ القادری
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار، سیالکوٹ (پاکستان) فون نمبر ۵۸۶۶۷۳

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے
نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
کی تصدیق فرمائی

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ

اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی متقی اور پرہیزگار ہیں ـــــ پ ۲۴ ع ۱

شیعہ حضرات کی مستند تفسیر مجمع البیان میں اس آیہ شریفہ کی تفسیر بیان کرتے لکھا ہے

اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَ بِہٖ اَبُوْبَکْرٍ۔	جو صدق لے کر آئے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور جس نے ان کی تصدیق کی وہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

(تفسیر مجمع البیان۔ ج ۸ صفحہ ۴۹۸، سطر ۱۹، ۲۰ مطبوعہ بیروت)

شیعہ تفسیر سے یہ بھی ثابت ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی تصدیق فرمانے والے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت بیان فرمائی ہے۔

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۔ یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

جو متقی اور پرہیزگار ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ قیامت کے روز وہ تمہارے دوست ہوں گے۔

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ (پ ۲۵ ع ۱۲)

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ مگر پرہیزگار۔

سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ قیامت کے دن مومنوں کے مددگار اور دوست ہوں گے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فضیلت والے ہیں

قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (پ ۱۸ ع ۹)

اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں۔ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی

اس آیہ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے شیعہ حضرات کے مستند مفسر شیخ ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی لکھتے ہیں۔ کہ یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ عبارت یہ ہے۔

اِنَّ قَوْلَهٗ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ الْاٰیَة نَزَلَتْ فِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَمِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ۔

(تفسیر مجمع البیان ج ۷، ص ۱۳۲ سطر ۲۲ مطبوعہ بیروت)

قارئین کرام! شیعہ کی تفسیر سے بھی ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فضیلت اور عزت والا قرار دیا ہے۔ جس کی فضیلت کا اللہ کریم بیان فرمائے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے کیوں نہ اس صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کا اقرار کریں اور ان کی فضیلت بیان کریں۔

مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ	اور سب میں اگلے پہلے مہاجر
الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ	اور انصار اور جو بھلائی کے
اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	ساتھ ان کے پیرو ہوئے۔
وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ	اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ
تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ	سے راضی اور ان کے لئے تیار
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ	کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں
(پ ۱۱)	رہیں یہی بڑی کامیابی ہے

اس آیہ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے شیعہ مفسر طبرسی لکھتے ہیں کہ

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ	تحقیق حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ
اَسْلَمَ بَعْدَ	عنہا کے بعد سب سے پہلے اسلام
خَدِيْجَةَ اَبُوْبَكْرٍ	قبول کرنے والے حضرت ابوبکر رضی
(رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)	اللہ عنہ ہیں۔ (تفسیر مجمع البیان،

ص٦٥ ج ٥ سطر ٢١ مطبوعہ بیروت)

سرکار ابوبکر رضی اللہ عنہ متقی اور صدیق بھی تھے

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝

تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔ اور سب سے اچھی باتوں کی تصدیق کی۔ تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کردیں گے۔

(پ ۳۰ ع ۱۷)

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى کی تفسیر بیان کرتے ہوئے شیعہ حضرات کے مفسر طبرسی لکھتے ہیں کہ۔

عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اِنَّ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ لِاَنَّهٗ اشْتَرَى الْمَمَالِيْكَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا مِثْلَ بِلَالٍ وَعَامِرِ بْنِ فُهَيْرَةَ وَغَيْرِهِمَا

حضرت ابن زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى آیت حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی شان میں نازل ہوئی کیونکہ آپ نے بہت سے غلام خرید کیے تھے جو کہ مسلمان ہوگئے تھے۔ مثلاً حضرت بلال، عامر بن فہیرہ اور ان کے علاوہ بھی اور آپ نے ان کو

وَاَعْتَقَهُمْ آزاد بھی کر دیا۔

(تفسیر مجمع البیان، ج ۱۰ صفحہ ۴۰۵ آخری صفحہ ۵۰۴ ج ۱۰ سطر ۱ مطبوعہ بیروت)

ہجرت کی رات
غارِ ثور میں سرکارِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی معیت

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ	اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد
اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے
ثَانِيَ اثْنَيْنِ	جانا ہوا صرف دو جان سے
اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ	جب وہ دونوں غار میں تھے
اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا	جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (پ ۱۰ ع ۱۲)

اس آیہ شریفہ کی تفسیر میں شیعی مفسر طبرسی لکھتا ہے۔

ثَانِيَ اثْنَيْنِ یعنی

اَنَّهٗ كَانَ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ

ای اِذْ يَقُوْلُ الرَّسُوْلُ لِاَبِيْ بَكْرٍ

(مجمع البیان ج ۵ صـ ۳۱ سطر ۲۰، ۲۲ مطبوعہ بیروت)

غار ثور میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے حجابات دور کر دینا اور لقب صدیق عطا فرمانا

شیعہ حضرات کے مشہور مفسر ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی نے غار ثور میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اور سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ درج فرمایا ہے جس سے واضح ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے فیضان نبوت سے سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجابات دور کر دیئے اور ان کو معزز لقب صدیق سے نوازا۔ عبارت من وعن درج کی جاتی ہے، ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دل کو عظمت صدیق سے منور فرمائیں۔ سرکار سیدنا امام الائمہ امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

لَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ قَالَ لِفُلَانٍ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى سَفِيْنَةِ جَعْفَرٍ فِيْ أَصْحَابِهٖ يَقُوْمُ فِي الْبَحْرِ وَأَنْظُرُ إِلَى الْأَنْصَارِ	جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کی رات، غار میں تھے، تو آپ نے فلاں کو (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو) فرمایا کہ میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور ان کے ساتھیوں کو اس کشتی میں بیٹھے دیکھ رہا ہوں جو کہ دریا میں کھڑی ہے۔ نیز فرمایا

مُحْتَسِبِيْنَ فِيْ فِيْ اَفْنِيَتِهِمْ فَقَالَ فُلَانٌ تَرَاهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارِنِيْهِمْ فَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَرَاهُمْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْتَ الصِّدِّيْقُ۔

میں انصار کو بھی اپنے گھروں صحنوں میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں، یہ سن کر حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے تعجب سے عرض کیا کہ آپ واقعی دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا ہاں! تو عرض کی مجھے بھی دکھلا دیجئے، تو آپ نے ابوبکر کی آنکھوں پر ہاتھ مبارک پھیرا تو انہوں نے بھی دیکھ لیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا تو صدیق ہے (تفسیر قمی ج ۲ صفحہ ۲۹ سطر ۶ تا ۱۰ مطبوعہ ایران)

قارئین کرام: مندرجہ بالا روایت میں شیعہ مفسر نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی اسم گرامی شاید تعصب اور بغض کی وجہ سے نہیں لکھا۔ بلکہ فلاں کا لفظ لکھا ہے۔ جبکہ غار ثور میں سرور عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے۔ جیسا اوپر تفسیر مجمع البیان میں شیعی مفسر نے بیان کیا ہے۔ بلکہ شیعہ حضرات کی تیسری مستند تفسیر منہج الصادقین میں بھی غار ثور میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوسرے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تفسیر منہج الصادقین کی عبارت درج کی جاتی ہے۔

ثانی اثنین حالست از ضمیر اخرجہ یعنی اخراج رسول کردند در حالتیکہ دوم

دو بود یعنی باو نبود مگر یک کس کہ آں ابوبکر است و قولہ اذ ھما بدل
ثانی است یا ظرف ثانی اثنین یعنی نصرت داد پیغمبر را وقتے کہ او و ابوبکر
فی الغار بودند تفسیر منہج الصادقین ج ۴ ص ۲۶۰ سطر ۲۱ تا ۲۴ مطبوعہ ایران

قارئین کرام ؛ غار ثور میں اس وقت حضور پر نور نورِ مجسم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے ۔ آپ کی گفتگو سرکار ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی ہوئی اور آپ نے انت الصدیق تو صدیق ہے ۔ سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی فرمایا ہے ۔

غارِ ثور کا واقعہ

شیعہ حضرات کی مشہور کتاب حملہ حیدری میں ہجرت کا واقعہ اور غارِ ثور میں سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات اور گفتگو اشعار میں درج ہے ۔ جو درج کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں اور اپنے عقیدہ کو مزید مستحکم فرمائیں ۔

چنیں گفت راوی کہ سالارِ دین ۔۔۔ چو سالم بحفظ جہاں آفریں
ز نزدیک آں قوم پر مکر رفت ۔۔۔ بسوئے سرائے ابوبکر رفت
پئے ہجرت آں نیز ایستادہ بود ۔۔۔ کہ سابق رسولش خبر دادہ بود
نبی بود در خانہ اش چوں رسید ۔۔۔ بگوشش ندائے سفر در رسید
چوں بوبکر زاں حال آگاہ شد ۔۔۔ ز خانہ بیروں رفت و ہمراہ شد
پہ چوں رفتند چندیں بدآں دشت ۔۔۔ قدوم فلک سائے مجروح گشت
ابوبکر آنگہ بدوشش گرفت ۔۔۔ دے زیں حدیث است جائے شگفت
کہ در کس چناں قوت آمد پدید ۔۔۔ کہ بارِ نبوت تواند کشید
رفتند القصہ چندے دگر ۔۔۔ چو گردید پیدا نشانِ سحر

بدیدند غارے دراں تیرہ شب — کہ خواندے عرب غار ثورش لقب
گرفتند در جوف آں غار جائے — وسے پیش ابوبکر بنہاد پائے
بہر جا کہ سوراخ یا رخنہ دید — قبا را بدرید آں رخنہ چید
بدیں گونہ تا شد تمام آں قبا — یکے رخنہ نگرفتہ ماند از قضا
بر آں رخنہ ماندہ آں یار غار — کف پائے خود را نمود استوار
نیامد جز او ایں شگرف از کسے — کہ دور از خرد مے نماند بسے
نیامد چنیں کارے از غیر او — بدیشاں چو پرداخت از رفقت او
درآمد رسول خدا ہم بغار — نشستند یکجا ہم ہر دو یار
چوں شد کار پرداختہ ہم چناں — رسیدند کافر پیاپے دگر آں
در آندم بکعب پائے آں یار غار — کہ بروے سوراخ بود استداد
رسیدش ز دندانِ مار گزند — ازاں درد افغان او شد بلند
پیغمبر باو گفت آہستہ باش — رسیدند اعدا مکن راز فاش
مکن غم مگرداں صدا را بلند — کہ از زخم افعی نیابی گزند
بغار اندر رسول تا سہ روز و شب — بسر برد آں شاہ بفرمانِ رب
شدے پور بوبکر ہنگام شام — بہ بردے دراں غار آب و طعام
نمودے ہم از حال اصحاب شر — حبیب خدائے جہاں را خبر
نبی گفت پس پور بوبکر را — کہ اے چوں پدر اہلِ صدق و صفا
دو جمازہ باید کنوں راہوار — کہ ما را رساند بہ یثرب بار
ہم از اہلِ دیں آمدیکے جملہ دار — برو کرد رازِ نبی آشکار
از و جملہ دار ایں سخن چوں شنود — دو جمازہ در دم مہیا نمود
نبی شد ازاں قوم آں کوہ و دشت — رسول خدا عازم راہ گشت

بہ صبح چہارم برآمد ز غار | دو جمازہ آوردہ بد جملہ داد
نشست از شد آں شاہ دیں | ابوبکر را کرد با خود قریں

اشعار کا ترجمہ

راوی نے روایت کی ہے کہ جب سالار دین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے ساتھ صحیح سالم اس فریبی اور مکار قوم کے ہاتھوں نکل کر حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گھر تشریف لے گئے تو حضرت ابوبکر پہلے اطلاع ملنے کی وجہ سے بالکل تیار کھڑے تھے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب ان کے گھر پہنچے تو ہجرت کے لئے سفر کرنے کی ندا سنائی دی تو حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) واقف حال ہو کر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ چل دیئے۔ سفر میں چلتے چلتے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک زخمی ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کندھوں پر اٹھا لیا۔ یہ بات بہت ہی عجیب ہے کہ ابوبکر کو کیسی قوت اور طاقت مل گئی کہ بار نبوت اٹھا لیا۔ القصہ تھوڑا ہی چلے تھے کہ وقت سحر ہو گیا۔ ایک غار نظر آئی جسے عرب غار ثور کہتے ہیں اس غار میں جلوہ افروز ہوئے۔ جس میں پہلا قدم حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے رکھا۔ جہاں کہیں سوراخ نظر آئے۔ اپنی قمیض پھاڑ کر سوراخ بند کیے یہاں تک کہ قمیض ختم ہو گئی مگر ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ اس سوراخ پر یار غار نے اپنا پاؤں مبارک رکھ دیا۔ یہ عجیب فعل ہے۔ جو ایسے جانثار کے بغیر مشکل اور عقلاً محال نظر آتا ہے۔ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غار میں تشریف فرما ہوئے۔ دونوں یار اکٹھے بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ کفار یک دم اس غار تک پہنچ گئے۔ اس وقت یار غار نے جس پاؤں کو سوراخ پر رکھا ہوا تھا سانپ نے ڈسا درد کی وجہ سے چیخ نکل گئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خاموش! دشمن غار تک

پہنچ چکے ہیں ۔ اس پر راز فاش نہ ہو ۔ غم نہ کرو ۔ آواز بلند نہ کرو ۔ سانپ کے ڈسنے سے اس کا زہر تمہیں تکلیف نہ دیگا ۔ بحکم الٰہی تین دن اور تین راتیں تک اس غار میں رہے ۔ روزانہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے شام کے وقت اور پانی لے کر حاضر ہوتے تھے ۔ اور کفار کے حالات کی خبر بھی محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو فرمایا اے اپنے باپ کی طرح صدق وصفا کے پیکر دو سبک رفتار اونٹ چاہئیں ۔ جو ہمیں مدینہ طیبہ پہنچا دیں ۔ حضرت ابو بکر رض کے صاحبزادہ کے ساتھ ایک چرواہا بھی تھا ۔ جس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالات سے آگاہ فرمایا تھا ۔ وہ چرواہا دو اونٹ لے کر حاضر ہوا ۔ کفار جب اس غار سے ادھر ادھر ہو گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے روانہ ہو گئے ۔ آپ چوتھے روز غار سے باہر تشریف لائے اونٹ پیش کیے گئے ۔ ایک اونٹ شاہ دین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے ۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ اپنے پیچھے بٹھایا ۔

(حملہ حیدری ص ۲۸-۲۹ مطبوعہ تہران)

قارئین الکرام ! مندرجہ بالا واقعہ سے سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یار غار ہونا اظہر من الشمس ہے ۔ پھر بعد ازاں سرکار ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیکر صدق وصفا واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ۔ سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے انتظار میں تیار کھڑے رہنا ۔ پھر آپ کا صاحبزادہ اور خادم کا اس مشکل ترین حالات میں خدمات پیش کرنا عیاں ہے ۔ اب بھی اگر کوئی سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت مصطفےٰ ؐ سے انکار کرے تو یہ کتنی جہالت ہے ۔ حق سے انحراف ہے

الحمد للہ رب العالمین ! مسلک حق اہلسنت وجماعت کی حقانیت کتب شیعہ سے روز روشن کی طرح ہے ۔

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

غارِ ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان کی خدمات

شیعی مفسر فتح اللہ کاشانی اپنی معرکۃ الآرا تفسیر میں ہجرت کے وقت غار ثور میں سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان کی خدمات کا تذکرہ بھی کیا ہے جو کہ من و عن درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ عامۃ المسلمین کے لئے مفید ثابت ہو۔

پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب پنجشنبہ در شہر مکہ امیر المومنین علیہ السلام را بر جائے خود بخوابانید از خانہ ابوبکر برفاقت او بیرون آمدہ بداں غار توجہ نمود و شب در آنجا بیتوتہ فرمود۔

مجاہد گوید کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سہ شبانہ روز در غار بود و از عروہ روایت است کہ ابوبکر را گو سفندے چند بود تا زشام عامر بن فہیرہ آں گو سفنداں را بر در غار راندے و ایشاں از شیر گو سفنداں خوردندے و قتادہ گوید کہ عبدالرحمٰن در خفیہ بامداد۔ و شبانگاہ آمدے و برائے ایشاں طعام آوردی۔

جمعرات کی رات کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو اپنے بستر مبارک پر سلایا، اور خود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں ان کے گھر غار کی طرف روانہ ہوئے، اور رات وہاں پر ہی آرام فرمایا۔

مجاہد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رات دن غار میں

جلوہ افروز رہے ۔ اور عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی چند بکریاں تھیں ۔ عامر بن فہیرہ (جو حضرت ابوبکر رضؓ کے غلام تھے) شام کے وقت ان بکریوں کو غار کے منہ کے پاس لے آتے (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) دونوں ان بکریوں کا دودھ نوش فرماتے ۔

قتادہ کہتے ہیں کہ (ابوبکر کے بیٹے) عبد الرحمٰن (رضی اللہ عنہ) صبح و شام خفیہ طریقہ سے انہیں کھانا پہنچاتے رہے ۔

(تفسیر منہج الصادقین ج ۴ صفحہ ۲۶۰ سطر ۲۶، ۲۷ ج ۴ صفحہ ۲۶۱ سطر ۱ تا ۵ مطبوعہ ایران)

ناظرین کرام : مندرجہ بالا روایت سے سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گھرانے کی خدمات آپ نے ملاحظہ فرمائیں ۔ بنظر انصاف اس کا مطالعہ فرما کر فیصلہ فرمائیں کہ جو حضرات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اور ان کے متعلق دل میں کدورت رکھتے ہیں (کیا ان کا یہ رویہ اسلام کی خدمت ہے ۔ اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سے راضی ہوں گے (قطعاً نہیں قطعاً نہیں ۔ اگر اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو راضی کرنا ہے (تو سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و رفعت کا معترف ہونا ضروری ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ دوازدہ آئمہ میں سے ایک عظیم المرتبت امام ہیں ۔ اور سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لخت جگر اور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی ہیں (ان کا فتویٰ ہے کہ جو سرکار ابوبکر رضؓ کو صدیق نہیں کہتا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس شخص کے قول کو قبول و منظور نہیں فرمائے گا ۔ (اصل عبارت یہ ہے ۔

مَنْ لَمْ يَقُلْ لَهُ الصِّدِّيقُ

فَلَا صَدَّقَ اللّٰهُ لَهُ قَوْلاً فِی الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ۔

یہ قول بھی شیعہ مسلک کے بہت بڑے مجتہد علامہ ابوالحسن اربلی نے اپنی کتاب کشف الغمہ ج ۲ ص مطبوعہ ایران میں درج کیا۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرکار صدیق اکبرؓ کو ہجرت کی رات ساتھ لیا

شب ہجرت نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ہمراہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا تھا جس کا تذکرہ شیعہ حضرات کی تفسیر حسن عسکری میں اس طرح موجود ہے۔ کہ حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں۔

اَمَرَكَ اَنْ	اللہ نے آپ کو حکم فرمایا ہے
تَسْتَصْحِبَ اَبَا بَكْرٍ	کہ آپ اپنے ہمراہ ابوبکر کو لے
فَاِنَّهُ اٰنَسَكَ	لیں۔ کیونکہ انہوں نے آپ
وَسَاعَدَكَ	سے انس و محبت کی ہے۔
وَوَازَرَكَ وَ	آپ کی معاونت اور امداد کی
ثَبَتَ عَلٰی	ہے آپ کا بوجھ اٹھایا ہے
تَعَاهُدِكَ	معاہدات اور کاروبار میں
وَتَعَاقُدِكَ كَانَ	آپ کے ساتھ ثابت قدم اور
فِی الْجَنَّةِ مِنْ	مستقل مزاج رہا ہے جنت
رُفَقَائِكَ وَ	میں آپ کے رفقاء میں سے

فِیْ غُرَفٍ فَاتِہَا مِنْ مُخْلِصَائِکَ

ہوگا۔ اور آپ کے مخلص ساتھیوں کے ہمراہ جنت کے اعلیٰ ترین محلات میں ہوگا۔
(تفسیر حسن عسکری صہ ۲۳۱)

شیعہ مذہب کی اسماء الرجال کی کتاب رجال کشی میں بھی روایت موجود ہے جس میں غارِ ثور میں سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ثانی اثنین کا مصداق قرار دیا ہے وہ روایت پڑھئے۔ بریدہ اسلمی نے کہا ہے۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلَاثَۃٍ قَالَ فَجَآءَ اَبُوْبَکْرٍ فَقِیْلَ لَہٗ یَا اَبَا بَکْرٍ اَنْتَ الصِّدِّیْقُ وَاَنْتَ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا بے شک جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے فرماتے ہیں کہ اتنے میں حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) آئے تو انہیں فرمایا گیا اے ابوبکر تم صدیق ہو۔ اور غار میں دو کے دوسرے ہو۔ (رجال کشی صہ ۳۲ سطر ۱۸ تا ۲۱ مطبوعہ کربلا)

اس روایت سے بزبان نبی اکرم شفیع معظم حضرت محمد عربی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کا صدیق اور غار میں دو کا دوسرا ہونا واضح ہے۔

جو آلِ رسول کا محب ہے، اُس کو قولِ رسول پر یقین اور ایمان رکھنا از حد ضروری ہے

ورنہ یہ سب .... ہے میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا

چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ	بے شک اللہ نے سنا جنہوں
الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ	نے کہا کہ اللہ محتاج ہے، اور
وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ	ہم غنی ہیں، پ ۴ ع ۱۰

اس آیہ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے شیعی مفسر طبرسی رقم طراز ہے کہ، جب مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا آیۃ شریفہ نازل ہوئی، تو یہودی کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ فقیر ہے، اس لئے وہ ہم سے قرض مانگتا ہے، اور ہم غنی ہیں، حی بن اخطب یہودی نے یہ الفاظ کہے۔

قِيْلَ كَتَبَ النَّبِيُّ	کہا گیا ہے کہ نبی پاک صلی
ص، مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ	اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے
اِلٰى يَهُوْدِ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ	حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ
يَدْعُوْهُمْ اِلٰى اِقَامَةِ	عنہ، کو یہود کے قبیلہ بنی
الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ	قینقاع کی طرف ایک خط
وَّ اِنْ يُّقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا	لکھ کر بھیجا، تاکہ وہ انہی اقامتِ
قَرْضًا حَسَنًا فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ	نماز، زکوٰۃ کی ادائیگی اور اللہ
بَيْتَ مَدَارِسِهِمْ	تعالےٰ کو قرض حسنہ دینے
فَوَجَدَ نَاسًا كَثِيْرًا	کی دعوت دی، حضرت

مِنْهُمْ اجْتَمَعُوْا اِلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ فِنْحَاصُ ابْنُ عَازُوْرَا فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَقَالَ فِنْحَاصُ اِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّ اللّٰهَ اِذًا لَفَقِيْرٌ وَنَحْنُ اَغْنِيَاءُ وَلَوْ كَانَ غَنِيًّا لِمَا اسْتَقْرَضَنَا اَمْوَالَنَا فَغَضِبَ اَبُوْبَكْرٍ وَضَرَبَ وَجْهَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ

ابوبکر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) جب ان کے مدرسہ میں پہنچے تو انہوں نے ایک آدمی کے ارد گرد بست اجتماع دیکھا جسے فنحاص بن عازورا کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے ان کو اسلام نماز، زکوٰۃ کی دعوت دی۔ فنحاص بن عازورا یہ سن کر کہنے لگا۔ جو کچھ تم نے کہا ہے اگر یہ حق ہے تو اللہ تعالٰی فقیر ہے اور ہم غنی ہیں۔ اگر اللہ تعالٰی غنی ہوتا تو ہم سے مال قرض نہ مانگتا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر غصے میں آگئے اس کے طمانچہ رسید کیا۔ تو اس معاملہ میں یہ آیت اللہ تعالٰی نے نازل فرمائی۔

(تفسیر مجمع البیان ج ۲ ص ۵۴۲ سطر ۲۰ تا ۲۱ ص ۵۴۳ ج ۲ سطر ۱ تا ۲ مطبوعہ بیروت)

قارئین کرام! شیعی مفسر طبرسی کی اس روایت سے واضح ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت اسلام کے لئے سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ جو کہ معمولی منصب نہیں اہم منصب ہے۔ اس لئے عیاں ہے کہ سرور عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتماد کلی تھا۔ بلکہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مبلغ اسلام بنا کر بھیجا۔ یہ عقلمند اور ذی شعور جانتا ہے کہ یہ کوئی کم منصب نہیں۔ بہت عظیم منصب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ؕ	تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے۔ پ ۲۳ ع ۱۵

دوسرے مقام پر فرمان الٰہی ہے۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ	اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں، جو علم والے ہیں۔ پ ۲۲ ع ۱۶

پھر سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی غیرت ایمانی کا تذکرہ اس میں موجود ہے کہ رب کریم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کی۔ اور گستاخی کرنے والے کو معاف نہیں کیا۔ اسی وقت اس کے منہ پر طمانچہ دے مارا۔ اس سے سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی عیاں ہوتی ہے اور آپ کے پیش نظر فرمان خداوندی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ	بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر قائم رہے، ان پر فرشتے

اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا	اُترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ
تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا	غم کرو اور خوش ہو۔ اس جنت
بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ	پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا
تُوْعَدُوْنَ ۝	(پ ۲۴ ع ۱۸)

یہود پھر شکایت لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب گئے تو انہوں نے کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ ہمارے فنحاص بن عازوراء نے تو کوئی اس قسم کی بات نہیں کی، کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں، تمہارے ابوبکر نے زیادتی کی ہے، تو اس وقت اللہ تعالٰی نے یہود کی تکذیب اور سرکار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صداقت کی گواہی دیتے ہوئے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ	بے شک اللہ نے سنا جنہوں
الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ	نے کہا کہ اللہ محتاج ہے، اور
اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ	ہم غنی (پ ۴ ع ۱۰)

اس سے اظہر من الشمس ہے کہ سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت کی گواہی اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں آیت نازل فرمادی ہے پھر تو ہر مومن کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جب تک قرآن مجید ہے تب تک سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صداقت وعظمت اور غیرت ایمانی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

سرکار صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی جان نثاری

سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی غیرت ایمانی اور سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر مال وجان قربان کر دینے کا جذبہ رکھنے کی تصدیق شیعہ حضرات کی

مشہور کتاب حملہ حیدری کے ان اشعار میں بھی موجود ہے ۔ وہ اشعار ملاحظہ فرمائیں ، فارسی نہ جاننے والے حضرات کے لئے اردو ترجمہ بھی درج کیا جاتا ہے ، پہلے اشعار ملاحظہ فرمائیں

بپا خاست ابوبکر از جا بخواست | وزاں پس عمر قد خود کرد راست
بگفتند یا سید المرسلین | قدم پیش بگذار و مارا ببین ،
کہ با دشمن دیں چہا میکنم | چساں در رہت فدا میکنم
وزاں پس زجا خواست مقداد نیز | بگفت اے حبیب خدائے عزیز
بود تا تن جان و در کف عناں | بیارم شمشیر بر دشمناں
ازاں گشتہ خوش دل رسولِ خدا | بفرمود در حق ایشاں دعا ۔

ترجمہ : جلدی سے حضرت ابوبکر عرض کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو معاً" ان کے بعد حضرت عمر بھی کھڑے ہو گئے اور عرض کرنے لگے اے رسولوں کے سردار آپ میدانِ جنگ میں تشریف لے چلیں پھر دیکھیں ہم کیا کچھ کرتے ہیں ، دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے آپ پر ہم کس طرح جان قربان کرتے ہیں ۔ بعد ازیں حضرت مقداد اٹھے اور عرض کرنے لگے اے خدا کے حبیب ، جب تک میرے ہاتھ میں طاقت اور جسم میں جان ہے ۔ دشمنوں پر تلوار چلاتا رہوں گا ۔ یہ سن کر رسولِ خدا صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم خوش ہوئے اور ان حضرات کے حق میں دعا فرمائی ۔

(حملہ حیدری صـ ۴۲ ، ۴۳ مطبوعہ تہران)

قارئین کرام : مندرجہ بالا واقعہ سے صدیق اکبر ، فاروق اعظم اور حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر جانثاری واضح ہے ، پھر رسول کریم محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ان پر انتہا درجہ خوش ہونا اور ان کے لئے دعا فرمانا بھی عیاں ہے ۔ اب بھی اگر کوئی ان کے ایمان اور

جاں نثاری پر تنقید کرے اور اعتراض کرے تو اس کو شقاوت قلبی اور جہالت کے سوا کچھ نہیں کہا جائے گا۔

غزوہ احد میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی

امام الانبیاء شہنشاہ ہر دو سرا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ احد میں سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ثابت قدمی کی تعریف خود اپنی زبان مبارک سے فرمائی ہے۔ جو کہ شیعہ مفسر طبرسی نے اپنی تفسیر مجمع البیان میں

وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ	اور بے شک اللہ نے انہیں معاف
عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ	فرما دیا۔ بے شک اللہ بخشنے والا
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝	حلم والا ہے۔ (پ ع)

کے تحت ان الفاظ میں درج کی ہے بلاحظہ فرمائیں

اَعَادَ تَعَالٰى ذِكْرَ	اللہ تعالےٰ نے معافی کا ذکر دوبارہ
الْعَفْوِ تَاكِيْدًا لِطَمَعِ	اس لئے فرمایا ہے تاکہ گنہگاروں
الْمُذْنِبِيْنَ فِى الْعَفْوِ	کو اپنی معافی کی خواہش پر
وَمِنْهَا لَهُمْ عَنِ	پختگی ہو جائے۔ اور ان کی
الْيَأْسِ وَتَحْسِيْنًا	نا امیدی اور مایوسی ختم ہو جائے
يَظُنُّوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	مومنوں کے حسن ظن کو تقویت
(اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ)	پہنچے۔ اللہ تعالےٰ بخشنے والا
قَدْ مَرَّ مَعْنَاهُ وَذَكَرَ	اور حلم والا ہے اس معنے
اَبُو الْقَاسِمِ الْبَلْخِيُّ	بیان کیا جا چکا ہے۔ ابوالقاسم
اَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ	بلخی نے ذکر کیا ہے۔ کہ احد

النَّبِيِّ (ص) يَوْمَ اُحُدٍ إِلَّا ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً خَمْسَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ ثَمَانِيَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَمَّا الْمُهَاجِرُوْنَ فَعَلِيٌّ (ع)، وَاَبُوْبَكْرٍ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ ابْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ۔

کے نبی پاک صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صرف تیرہ اشخاص باقی رہ گئے پانچ مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے رہیں مہاجرین میں سے حضرت علی[1]، حضرت ابوبکر[2]، حضرت طلحہ[3]، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص (رضوان اللہ علیہم اجمعین) (تفسیر مجمع البیان ج ۱ ص ۵۲۲ سطر ۸ تا ۱۱ مطبوعہ بیروت)

مندرجہ بالا روایت جو کہ شیعہ مفسر نے ہی درج کی ہے کو بار بار پڑھیے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت اور شجاعت کا اندازہ لگائیے خود سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی شجاعت۔ ثابت قدمی۔ رفاقت اور جانثاری بیان فرمائی ہے۔ شیعہ مفسر نے مہاجرین میں سے جو پانچ ساتھ رہے ان کے اسماء گرامی لکھ کر دنیائے اہلسنت کی حقانیت عیاں کر دی ہے اہل سنت وجماعت ان سب کی تعظیم وتوقیر کرتے ہیں۔ فاضل بریلوی مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مہاجرین کی عظمت

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خود شیعہ مفسر طبرسی نے مہاجرین میں بیان فرمایا ہے ۔ اب مہاجرین کی شان سرکار سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے وہ الفاظ جو شیعہ حضرات کے مشہور مجتہد اعظم ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب حیات القلوب میں درج کیئے ہیں ۔ درج کرتا ہوں ۔ پھر لطف کی یہ بات ہے شیعہ حضرات کے مشہور کتب خانہ امامیہ کتب خانہ متصل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور نے جو حیات القلوب کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے وہی اردو عبارت من وعن درج کرنا مزید تشفی کا باعث ہوگا ۔ شیعہ مجتہد مجلسی امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ	مہاجرین و انصار میں سے
مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ	سبقت کرنے والے اور ان
وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ	لوگوں سے جنہوں نے نیکی میں
بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ	اُن کی پیروی کی ۔ خدا راضی ہوا
عَنْهُمْ وَرَضُوْا	اور وہ خدا سے راضی ہوئے
عَنْهُ ۔	(سورہ توبہ پ ۱۱)

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے درجہ ایمان کے مطابق ان لوگوں کا پہلے ذکر کیا جنہوں نے پہلے ہجرت کی تھی ۔ پھر دوسرے درجہ میں انصار کا ذکر کیا جنہوں نے مہاجرین کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی تھی ۔ پھر تیسرے درجہ میں ان تابعین کا نیکی کے ساتھ ذکر فرمایا ۔ غرض ہر گروہ کو اُس درجہ اور منزلت میں قرار دیا جو اُن کے لیئے اس کے نزدیک ہے ۔

(حیات القلوب اردو ج ۲ ص ۹۱۵ سطر ۱۲ تا ۱۸ مطبوعہ لاہور)

مہاجرین اور انصار کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا

شیعہ مسلک کی مشہور کتاب مناقب آل ابی طالب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مہاجرین و انصار کے لئے دعا فرمانا درج ہے۔ دعا کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ	نہیں بجز زندگی مگر آخرت
الْاٰخِرَةُ اَللّٰهُمَّ	کی زندگی۔ اے اللہ! انصار
اَرْحَمِ الْاَنْصَارَ	اور مہاجرین پر رحم فرما۔
وَالْمُهَاجِرَةَ	(مناقب آل ابی طالب ج ۱ ص ۱۸۱
	سطر مطبوعہ ایران)

قارئین کرام! حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان وغیرہم علیہم الرضوان مہاجرین میں سے تھے جن کے لئے امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم دعا فرمائیں ان کے لئے تبرا کرنا درحقیقت پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی ہے۔ جن کے لئے مصطفےٰ کی دعائیں ہوں، دشمنان کے تبروں اور لعنتوں کی وہاں کوئی جگہ نہیں۔ بلکہ وہ تبرے اور لعنتیں بھیجنے والوں پر ہی واپس لوٹ آتی ہے

اجابت کا سہرا عنایت جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعا محمد

صحابہ کرام کی جنازہ میں شرکت

عام شیعہ علماء اپنی تقریروں میں کہتے پھرتے ہیں ، سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اور دیگر صحابہ کبار علیہم الرضوان نے نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے جنازہ میں شرکت نہیں کی ۔ یہ بغض اور کینہ کی وجہ سے شیعہ علماء کہتے پھرتے ہیں ۔ جب کہ ان کی اپنی ہی کتاب الاحتجاج طبرسی میں موجود ہے ۔

لَمْ يَبْقَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ ۔

مہاجرین اور انصار میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا جس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ مبارکہ میں شرکت نہ کی ہو ۔

(الاحتجاج ج ا ص ۱۰۶ سطر ۱۲ مطبوعہ ایران)

مہاجرین میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ذات بابرکات کو خود شیعی مفسر طبرسی نے بیان کیا ہے جہالت کے پتلے ایسی باتیں اور افواہیں پھیلاتے ہیں اہل علم جب اپنے مذہب کی کتابوں کا مطالعہ فرمائیں گے تو ان سے بھی اہل سنت وجماعت مسلک کی حقانیت روز روشن کی طرح عیاں نظر آئے گی ۔ (الحمد للہ)

ان علماء پر حیرانگی ہے ، کہ جو اپنے آپ کو اہل علم بھی تصور کرتے ہیں ، بلکہ مجتہد کہلاتے ہیں ۔ پھر سرکار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صداقت اور ان کی جانثاری کا انکار کرتے ہوئے ان کو برا کہتے ہیں ۔ جبکہ انکی اپنی ہی کتابوں اور مستند تفاسیر میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ثابت قدمی اور پیارے مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور فرمودات پر ان کا پختہ یقین وایمان کے واقعات موجود ہیں ۔ شیعہ مسلک کے ایک بہت بڑے مجتہد اور مفسر علامہ کاشانی نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر منہج الصادقین

میں جو واقعہ بیان کیا ہے۔ اس کو درج کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر مکمل یقین

ابوبکر اہل شرک را گفت شما بایں شاد شدہ اید چشم شما روشن مباد۔ بخدا کہ اہل روم بر مردم فارس غالب خواہند شد۔ در بضع سنین گفتند ایں راز کجا میگوئی گفت از رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی بن خلف گفت کَذِبْتَ یَا اَبَا الْفَضِیْلِ ابوبکر گفت کَذِبْتَ اَنْتَ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ۔

ابی گفت اگر راست میگوئی وقتے معین کن تا گرو بندیم اگر آں وقت منقضی شود و چناں نباشد کہ تو گفتی من گرو بدہم واگرنہ تو گرو او اکل ہلیں گرو بستند بہ ۳ سال بدہ شتر چوں ابوبکر رسول را ازیں صورت اخبار نمود آنحضرت فرمود کہ خطا کردی زیرا کہ بضع میان ثلثہ و تسع است برو و در مال و مدت بیفزائی را ابوبکر بازگشت و تا مدت نہ ۹ سال بر صد شتر مراہنہ کردند وایں صورت قبل ازاں بود کہ گرو حرام شود و چوں ابوبکر میخواست کہ از مکہ بیروں آید را ابی گفت ترا رہا نہ کنم تا ضامن بدھی ہ پسرش عبداللہ ضامن پدر شد۔ و چوں ابی قصد کرد کہ بجنگ احد رود عبداللہ بن ابی بکر گفت ترا نگذارم تا ضامن برائے خود تعین کنی۔ ابی ضامن بداد و بجنگ احد میرفت و بعد از واقعہ احد مجروح بمکہ آمد و دراں جراحت بمرد ابوسعید خدری روایت کردہ کہ در بدر چوں مسلمانان ظفر یافتند بر مشرکان و در ہماں روز خبر آمد کہ رومیاں غلبہ کردند بر فارسیاں مسلمانان شاد شدند و ابوبکر نزد ورثہ ابی خلف رفتہ مال وصانت از ایشاں بستند و نزد رسول آورد آنحضرت فرمود ایں را تصدق کن ابوبکر آں را تصدق نمود۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مشرکوں سے فرمایا کہ تم نے رومیوں کی فتح و نصرت

پر بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ تم اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہ ہو سکو گے۔ خدا کی قسم ایک وقت آئے گا کہ ایرانی رومیوں پر غالب آئیں گے۔ چند سال انتظار کرو۔ مشرکین نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ کو یہ بات کس نے کہی۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا ہے۔ ابی بن خلف نے کہا اے ابو الفضل تم نے جھوٹ کہا ہے۔ تو حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا تم جھوٹے ہو تم اللہ تعالےٰ کے دشمن ہو۔ ابی بن خلف کہنے لگا اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو وقت کا تعین کرو۔ اور باہم شرط لگائیں۔ اگر مقررہ وقت تک تمہارا کہا سچا ہوا تو میں شرط دوں گا۔ اگر وقت گزر گیا تو پھر تم شرط دو گے۔ تین سال کا عرصہ متعین ہوا۔ دس دس اونٹ شرط طے ہو گئے۔ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ساری صورت بتائی۔ تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے غلطی کی ہے۔ اس لئے کہ بضع تین سے نو سال کے عرصہ تک کے لئے بولا جاتا ہے۔ جاؤ مال اور مدت دونوں میں اضافہ کرو۔ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) گئے مدت ۹ سال پر سو سو اونٹ شرط باندھی۔ یہ شرط اس وقت باندھی گئی جب کہ شرط حرام نہیں ہوئی تھی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک مرتبہ مکہ مکرمہ سے باہر جانا تھا تو ابی بن خلف نے آپ کو کہا کہ ضامن دیئے بغیر آپ نہیں جا سکتے۔ تو حضرت ابوبکرؓ کا بیٹا عبداللہ اپنے باپ کا ضامن ہو گیا۔ جب ابی بن خلف نے جنگ احد میں شرکت کا ارادہ کیا۔ تو حضرت عبداللہ بن ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا جب تک تم اپنا ضامن نہ دو گے میں تمہیں نہیں جانے دوں گا۔ ابی نے ضامن دیا اور جنگ احد میں چلے گئے۔ احد کے واقعہ کے بعد زخمی ہو کر جب واپس آیا تو اسی زخم سے مر گیا۔

حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ بدر میں مشرکوں پر مسلمان جب کامیاب و کامران ہوئے تو اسی دن اطلاع آئی کہ رومیوں نے ایرانیوں پر غلبہ

حاصل کر لیا۔ مسلمان خوش ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابی بن خلف کے ورثا کے ہاں گئے ان سے مال حاصل کیا اور بارگاہِ رسول میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس مال کو صدقہ کر دو۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تمام مال صدقہ کر دیا۔

(تفسیر منہج الصادقین ج ۷ ص ۱۹۳ سطر ۳ تا ۱۰ مطبوعہ ایران)

دوستو! سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان اور ایقان کی پختگی آپ نے ملاحظہ فرمائی بعد ازاں حُبِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سرشاری بھی دیکھی کہ ابی بن خلف کے ورثا سے مال حاصل کرنے کے بعد مال گھر نہیں لے گئے بلکہ بارگاہ مصطفوی میں مال پیش کیا اور پیارے آقا ومولیٰ کے ارشاد پر تمام مال صدقہ وخیرات کر دیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سرکار صدیق اکبر کی جانثاری کے پیش نظر ہی ایک روایت میں سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت اور خلافت کی بشارت دی ہے جس کو شیعہ حضرات کے شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسی نے بھی اپنی تصنیف تلخیص الشافی میں درج کیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جنت اور خلافت کی بشارت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ عِنْدَ اِقْبَالِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنْ یُّبَشِّرَہٗ وَعُمَرَ بِالْجَنَّۃِ	تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مجلس میں آنے کے وقت انہیں حکم فرمایا ہے کہ عمرؓ کو جنت کی

وَبِالْخِلَافَةِ | اور میرے بعد خلافت کی
بَعْدَهُ وَاَنْ يُبَشِّرَ | بشارت دو، اور عمر کو بھی جنت
عُمَرَ بِالْجَنَّةِ | اور ابوبکر کے بعد خلافت کی
وَبِالْخِلَافَةِ | بشارت دو۔ (تلخیص الشافی ج ۲
بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ | ص ۴۹ سطر ۲ تا ۴ مطبوعہ ایران)

شیعہ حضرات کی مستند تفاسیر سے خلافت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا ثبوت مسلک کی مشہور تفسیر قمی میں ابوالحسن علی بن ابراہیم القمی قرآن پاک کی آیت وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا۔ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا (جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں) کو فرمایا۔

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ يَلِي الْخِلَافَةَ | تحقیق ابوبکر میرے بعد خلیفہ ہوں
بَعْدِيْ ثُمَّ مِنْ | گے پھر ان کے بعد تمہارے والد
بَعْدِهٖ اَبُوْكِ۔ | (عمر) خلیفہ ہوں گے۔

(تفسیر قمی ج ۲، ص ۳۷۶ سطر ۴، ۵ مطبوعہ ایران)

تفسیر مجمع البیان

شیعہ مفسر طبرسی اپنی تفسیر مجمع البیان میں اسی آیۃ شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ | اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ | وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت

حَدَّثَنَا یَعْنِیْ حَفْصَۃَ عَنِ الزَّجَاجِ قَالَ وَلَمَّا اَحْرَمَ مَارِیَۃَ قِبْطِیَّۃَ اَخْبَرَ حَفْصَۃَ اَنَّہٗ یَمْلِکُ مِنْ بَعْدِہٖ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ۔

: حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راز کی بات کی۔ زجاج سے مروی ہے کہ جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے لئے حرام فرما لیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ نے خبر دی کہ میرے بعد حضرت ابوبکر اور ان کے بعد حضرت عمر مملکت کے مالک ہونگے

(تفسیر مجمع البیان جلد ۱۰ صـ ۳۱۴ سطر مطبوعہ بیروت)

تفسیر صافی

شیعی مفسر فیض کاشانی اپنی تفسیر صافی میں اس آیۃ شریفہ کے تحت لکھتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا۔

اَنَا اُفْضِیْ اِلَیْکِ سِرًّا اِنْ اَنْتِ اَخْبَرْتِ بِہٖ فَعَلَیْکِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ

میں تمہیں راز کی ایک بات بتاتا ہوں، اگر اس سے تم نے کسی کو مطلع کیا تو تم پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی عرض

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
فَقَالَتْ نَعَمْ
مَا هُوَ فَقَالَ
اِنَّ اَبَا بَكْرٍ
يَلِي الْخِلَافَةَ
بَعْدِيْ ثُمَّ
بَعْدَهُ اَبُوْكِ
فَقَالَتْ مَنْ
اَنْبَاَكَ هٰذَا
قَالَ نَبَّاَنِيَ
الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ۔

کرنے لگیں درست ہے، وہ
کیا بات ہے بتائیں۔ آپ نے
فرمایا میرے بعد ابو بکر کو
خلافت ملے گی پھر ان کے
بعد تمہارے والد (حضرت عمر)
خلیفہ ہوں گے۔ حضرت حفصہ
(رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے عرض
کیا۔ حضور آپ کو یہ بات کس
نے بتائی ہے۔ تو فرمایا
اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔

(تفسیر صافی ج ۴ صفحہ ۱۱۶ سطر ۱۳ تا ۱۶، مطبوعہ ایران)

قارئین اکرام: سرورِ کون و مکاں، رسیدِ مرسلاں، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہ ارشادات شیعہ مسلک کی مستند تفاسیر سے درج کئے ہیں۔ آج کوئی شور مچا رہا ہے، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو خلافت لکھ کر دینی تھی۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قلم اور کاغذ مانگا تھا۔ کوئی کہہ رہا ہے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ حدیث شریف سے خلافت ثابت ہے۔ انسان ذرا غور تو کرے یہ تو شیعہ علماء اور مجتہدین کی باتیں اور رائیں ہیں۔ مگر شیعہ حضرات کی تفاسیر سے جو عبارات نقل کی گئی ہیں، یہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ہیں

اب علماء اور مجتہدین کے خیالات کو ترجیح دی جائے گی یا کہ حسنین کریمین علیہما السلام

کے پیارے نانا جان کے ارشاد مبارک کو ۔ اہلسنت وجماعت تو نبی اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کو ہی ترجیح دیں گے ۔ سیدنا علی المرتضے شیر خدا مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم نے بھی امام الانبیاء صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کو فوقیت دی ہے ۔

ابوبکرؓ اور عمرؓ سے علیؓ کو فضیلت دینے والوں کے لیے مولا علیؓ کی تنبیہ

شیعہ حضرات کی اسماء الرجال کی کتاب رجال کشی میں سرکار سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کو افضل کہنے والوں کے لئے دُرّوں کی سزا اور حد کا حکم فرمایا ہے ۔ اصل عبارت درج کی جاتی ہے ۔

سفیان ثوری علیہ الرحمۃ حضرت محمد بن سکندر سے روایت بیان کرتے ہیں کہ

اِنَّهٗ رَاٰی عَلِيًّا (عَلَیْهِ السَّلَام) عَلٰی مِنْبَرٍ بِالْکُوْفَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَئِنْ اُتِیْتُ بِرَجُلٍ يُفَضِّلُنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ لَاَجْلِدَنَّهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ۔

انہوں نے حضرت علی المرتضے کرم اللہ وجہہ الکریم کو کوفہ کے منبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جو مجھے ابوبکر اور عمر پر فضیلت دیتا ہو ۔ تو میں اس کو ضرور دُرّے لگاؤں گا جو کہ مفتری کی حد ہے ۔

(رجال کشی ص۳۳۸ سطر ۴ تا ۶ مطبوعہ کربلا)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمانا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا ہے

شیعہ حضرات کی مستند تفسیر صافی میں سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ بِصَوْتٍ عَالٍ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا اَبَا الْحَسَنِ لِمَ قُلْتَ مَا قُلْتَ

امیر المومنین علی علیہ السلام نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد مسجد میں لوگوں کے بھرے اجتماع میں بلند آواز سے اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ پڑھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے ابوالحسن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں آپ نے پڑھا اس پڑھنے کی غرض ہے۔ تو مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا میں نے قرآن مجید سے آیت پڑھی ہے۔ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر عرض

قَالَ قَرَأْتُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ لَقَدْ قُلْتُهٗ لِاَمْرٍ قَالَ نَعَمْ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِىْ كِتَابِهٖ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا فَتَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَنَّهٗ اسْتَخْلَفَ اَبَابَكْرٍ۔

کیا آپ کے پڑھنے کی کوئی نہ کوئی غرض اور غایت ہے۔ تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ اور جو تم کو رسول اللہ دیں لے لیا کرو۔ اور جس سے منع فرمائیں رک جایا کرو۔ تو تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گواہ ہو جاؤ کہ انہوں نے حضرت ابوبکر کو اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ (تفسیر صافی ص۵۶۱/۲۵ سطر ۱ تا ۹، ص۵۶۲ سطر ۱ تا ۲۴ مطبوعہ ایران) (تفسیر قمی ص۳۰۱ سطر ۲ تا ۸ جلد ۲ مطبوعہ ایران)

قارئین اکرام! حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے لوگوں کے ایک عظیم اجتماع میں لوگوں کو گواہ بنا کر فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ اس سے بھی واضح اعلان اور کیا ہو سکتا ہے۔ اب علی المرتضیٰ شیر خدا بابی مشکل کشا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم کا ایک خطبہ جو کہ شیعہ مسلک کی متفق کتاب نہج البلاغۃ میں درج ہے۔ وہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

میرے نزدیک ہر ذلیل با عزت ہے جب تک اس کا حق دوسرے سے نہ لے لوں اور طاقت ور میرے نزدیک کمزور ہے یہاں تک کہ میں مستحق کا حق نہ اُس سے دلا دوں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی قضا پر راضی ہوئے اور اس کے حکم کو ہم نے تسلیم کیا۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا باندھوں گا۔ اللہ کی قسم سب سے پہلے میں نے ہی آپ کی رسالت کی تصدیق کی تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں سب سے پہلے تکذیب کروں

فَنَظَرْتُ فِیْ اَمْرِیْ فَاِذَا طَاعَتِیْ قَدْ سَبَقَتْ بَیْعَتِیْ وَاِذَا الْمِیْثَاقُ فِیْ عُنُقِیْ لِغَیْرِیْ۔

میں نے اپنے معاملہ میں غور و فکر کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ میرا اطاعت کرنا اور بیعت میں داخل ہونا اپنے لئے بیعت لینے سے بہتر ہے۔ اور میری گردن میں غیر کی بیعت کرنے کا عہد و میثاق بندھا ہوا ہے۔

(نہج البلاغۃ خطبہ ۳۷ مطبوعہ بیروت صفحہ ۸۱)

اسی خطبہ کی شرح کرتے ہوئے ابن میثم لکھتا ہے کہ

فَقَوْلُہٗ فَنَظَرْتُ فَاِذَا طَاعَتِیْ قَدْ سَبَقَتْ بَیْعَتِیْ اَیْ طَاعَتِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْمَا اَمَرَنِیْ بِہٖ مِنْ تَرْکِ

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ پس میں نے غور و فکر کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا بیعت لینے سے اطاعت کرنا سبقت لے گیا ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ترکِ قتال

القتال فقد سبقت
بیعتی للقوم
فلا سبیل الی
الامتناع منها
وقوله واذا
المیثاق فی
عنقی لغیری ای
میثاق رسول الله
صلی الله علیه و
آله وسلم وعهده
الی بعدم المشاقة
وقیل المیثاق ما لزمه من
بیعة ابی بکر بعد ایقاعها
ای فاذا میثاق القوم
قد لزمنی فلم
یمکنی المخالفة
بعده۔

کا جو مجھے حکم فرمایا تھا، وہ
اس بات پر سبقت لے گیا
ہے کہ میں قوم سے بیعت لوں۔
وَ اِذَا المیثاق فی عنقی
لغیری سے مراد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا مجھ سے وعدہ لینا ہے، مجھے
اس کا پابند رہنا لازم ہے۔
جب لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ کی بیعت کریں، تو میں بھی
بیعت کروں، یہ جب قوم کا
عہد مجھ پر لازم ہوا یعنی ابوبکر رض
کی بیعت مجھ پر لازم ہوئی تو
اس کے بعد میرے لئے ناممکن
تھا کہ میں اس کی مخالفت
کرتا۔ (شرح نہج البلاغة لابن میثم
ج ۲ صفحہ ۹۶ مطبوعہ ایران)

حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے اس خطبہ اور شرح سے اظہر من الشمس ہے کہ سرکار علی المرتضے رضی اللہ تعالی عنہ نے سوچ و بچار اور غور و فکر کے بعد بیعت لینے سے بیعت کرنا بہتر سمجھا بلکہ اپنے اوپر لازم سمجھا۔

شیعہ حضرات جو گلی گلی ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی المرتضیٰ کو

کو خلیفہ بنایا تھا۔ ابوبکر و عمر و عثمان نے خلافت غصب کر لی۔ پھر اذانوں میں علی ولی اللہ خلیفہ بلا فصل کہنا یہ اہل شیعہ حضرات کا اپنا بنایا ہوا مفروضہ ہے۔ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سرکار سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو خلافت کی بشارت بھی نہ دی تھی اور نہ خلیفہ بنایا تھا۔ اس کے ثبوت میں خود شیعہ حضرات کی مستند کتب میں جو روایت ہے پیش کی جاتی ہے۔ اطمینان سے پڑھیئے پھر فیصلہ فرمائیے کہ کون اس معاملہ میں حق پر ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد حضرت علیؓ کو خلیفہ نامزد نہیں فرمایا

شیعہ حضرات کے مشہور مجتہد ملا باقر مجلسی اپنی کتاب جلاء العیون میں "وقایع ساعات احتضار" میں درج کرتے ہیں۔

شیخ مفید روایت کردہ است کہ حضرت مردم را مرخص کرد بیرون رفتند عباس و فضل پسر او، و علی بن ابی طالب و اهل بیت مخصوص آنحضرت نزد او ماندند پس عباس گفت یا رسول اللہ اگر ایں امر خلافت در ما بنی ہاشم قرار خواہد گرفت پس ما را بشارت دہ کہ شاد شویم و اگر میدانی کہ بر ما ستم خواہند کرد و خلافت را از ما غصب خواہند کرد پس با صحابہ خود سفارش ما را بکن حضرت فرمود کہ شما را بعد از من ضعیف خواہند کرد و بر شما غالب خواہند پس اہل بیت گریاں شدند و از حیات آنحضرت نا امید شدند۔

(جلاء العیون فارسی ص ۹۵ سطر ۱ تا ۱۰ مطبوعہ ایران)

اب اس عبارت کا اردو ترجمہ شیعہ حضرات کے مولوی عبدالحسین نے جو کیا ہے۔ اور شیعہ جنرل بک ایجنسی اندرون موچی دروازہ لاہور نے شائع کیا ہے وہی درج کرتا ہوں۔

تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہ جائے۔

ترجمہ: شیخ مفید نے روایت کی ہے۔ کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو رخصت کیا۔ سب چلے گئے۔ عباس اور ان کے بیٹے فضل اور علی بن ابی طالب علیہ السلام اور اہل بیت رسول مخصوص نزدیک رہ گئے۔ عباس نے کہا یا رسول اللہ اگر خلافت ہم بنی ہاشم میں قرار پائے گا۔ ہمیں بشارت دیجئے کہ ہم خوش ہوں۔ اور اگر آپ جانتے ہیں کہ ہم پر ستم کریں گے۔ اور ہم سے خلافت کو غصب کریں گے۔ پس اپنے اصحاب سے سفارش کیجئے۔ حضرت نے فرمایا تم کو بعد میرے ضعیف کریں گے۔ تم پر غالب ہوں گے۔ یہ سن کر اہلبیت رونے لگے۔

(جلاء العیون اردو ج ۱ ص ۱۰۶ سطر ۱۰ تا ۲۲ مطبوعہ لاہور)

قارئین اکرام: مندرجہ بالا عبارت کو بار بار پڑھیں۔ اس سے کہیں یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہلبیت اطہار کے سامنے مولا علی کو خلیفہ بنایا ہو بلکہ یہ اظہر من الشمس ہے۔ آپ سے آپ کے بعد خلیفہ مقرر کرنے کی التجا کی گئی مگر آپ نے خلیفہ ہونے کی بشارت نہیں دی۔ ملا باقر مجلسی نے شیخ مفید کے حوالہ سے روایت نقل کی ہے۔ اب شیخ مفید کی کتاب الارشاد سے عبارت درج کر دی جاتی ہے تاکہ تسلی اور تشفی ہو۔

شیخ مفید کی کتاب الارشاد کی عبارت

فَنَهَضُوْا وَبَقِيَ عِنْدَهُ الْعَبَّاسُ وَالْفَضْلُ بْنُ	جب سب حضرات اٹھ کر چلے گئے باقی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت عباس

عَبَّاسٍ وَ عَلِیٌّ
بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ
وَاَهْلُ بَیْتِهٖ
خَاصَّةً فَقَالَ
لَهُ الْعَبَّاسُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ
یَّکُنْ هٰذَا
الْاَمْرُ فِیْنَا
مُسْتَقِرًّا مِنْ
بَعْدِكَ فَبَشِّرْنَا
وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّا نُغْلَبُ عَلَیْهِ
فَاقْصِ بِنَا فَقَالَ
اَنْتُمُ الْمُسْتَضْعَفُوْنَ
مِنْ بَعْدِیْ وَ
اَفْحَمَتْ فَنَهَضَ
الْقَوْمُ وَهُمْ
یَبْکُوْنَ مَیْئُسُوْا مِنَ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

فضل بن عباس اور علی بن ابی طالب
اور اہلبیت (علیہم الرضوان)
رہ گئے، تو حضرت عباس (رضی
اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا۔
یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم) اگر امرِ خلافت بنو ہاشم
میں قرار پائے گا، تو اس کی
ہمیں خوشخبری دیجئے، اگر آپ
جانتے ہیں کہ ہم مغلوب ہو جائیں
گے تو ہمارے حق میں فیصلہ فرمایئے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا میرے
بعد تمہیں ضعیف بنا دیں گے
یہ الفاظ سن کر خاموش ہو گئے
تو وہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے
ناامید ہو کر روتے ہوئے
اٹھ کر چلے گئے۔ (الارشاد ص
سطر مطبوعہ ایران)

آخری خطبہ

ملا باقر مجلسی نے جلاء العیون میں نبی کریم رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا آخری خطبہ جو درج کیا ہے (اس سے بھی یہ

ظاہر ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خلیفہ نامزد نہیں فرمایا تھا۔ وہ الفاظ یہ ہیں،
جو کہ شیعی مترجم عبدالحسین نے لکھے ہیں۔

جو شخص کہ حاکم امر مسلمان ہو لازم ہے کہ انصار نیکو کار کی رعایت اور بدکار سے
درگزر کرے۔ (جلاء العیون اردو ص۱۰۸ سطر ۲۲ ۲۵ مطبوعہ ایران)

اب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حضرت مولا علی
شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے خلیفہ اول خلیفہ برحق سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی خلافت کو خلافت حقہ تسلیم کیا۔ جس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے حضرت
سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پیچھے نمازیں ادا فرماتے تھے جس کا اقرار
خود شیعہ حضرات کے اکابر نے اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنا

شیعہ حضرات کے علامہ طبرسی تحریر فرماتے ہیں کہ۔

ثُمَّ قَامَ وَتَهَيَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَحَضَرَ الْمَسْجِدَ وَصَلّٰى خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ	پھر حضرت علی اٹھے اور نماز کا ارادہ فرمایا۔ اور مسجد میں تشریف لائے پھر حضرت ابو بکر کے پیچھے نماز ادا فرمائی

(الاحتجاج طبرسی ص۱۲۶ سطر ۴ مطبوعہ ایران)

ملا باقر مجلسی نے بھی حضرت علی کا حضرت ابو بکر کے پیچھے نماز پڑھنا لکھا ہے۔
جلاء العیون کا اردو ترجمہ جو شیعہ کا مترجم ہے کی عبارت ملاحظہ ہو۔ جناب امیر (علیہ السلام)
نے وضو کیا۔ اور مسجد میں تشریف لائے خالد بن ولید بھی پہلو میں آکھڑا ہوا۔ اس وقت

ابوبکر نماز پڑھا رہے تھے۔

(جلاءالعیون اردو صفحہ ۲۱۲ ج ۱ سطر ۲۰-۲۱ مطبوعہ لاہور)

شیعہ کی مستند کتاب سے واضح ہوا کہ حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ اب شیعہ حضرات کی کتاب سے ہی سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتوے کہ امامت کون کرا سکتا ہے درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

امامت کون کرا سکتا ہے

شیعہ مسلک کی صحاح اربعہ میں سے کتاب فروع کافی میں ہے۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے۔

سَأَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْقَوْمِ مِنْ اَصْحَابِنَا يَجْتَمِعُوْنَ فَتَحْضُرُ الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ	میں نے ابو عبداللہ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ہماری قوم میں سے کچھ لوگ جمع تھے نماز کا وقت ہو گیا ایک دوسرے کو کہنے لگا اے فلاں تو آگے کھڑے ہو کر امامت کراؤ۔ آپ کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے۔ تو آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ لوگوں میں سے جو زیادہ قرآن پاک

يَتَقَدَّمُ الْقَوْمَ أَقْرَءُهُمْ لِلْقُرْآنِ فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَكْبَرُهُمْ سِنًّا۔

پڑھنے والا ہو وہ امامت کرائے اگر تمام پڑھنے میں برابر ہوں تو ہجرت کرنے میں جو مقدم ہو وہ کرائے، اگر ہجرت کرنے میں بھی سب برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

(فروع کافی صـ۲۸۶ ج ۳ سطر مطبوعہ ایران) امالی الشیخ صدوق صـ سطر مطبوعہ ایران)

دوستو! حضرت سیدنا علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ الکریم نے صرف نماز ہی نہیں پڑھی صرف بیعت ہی نہیں کی بلکہ منبر شریف پر جلوہ فرما ہو کر ان کی تعریف و توصیف اور ان کے فضائل و محامد بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ تلخیص الشافی میں شیعہ حضرات کے محقق طوسی بیان کرتے ہیں کہ

حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ابوبکر و عمر میرے دوست اور ہدایت کے امام ہیں

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰے عنہ اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت فرماتے ہیں:

إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْقُرَيْشِ

یک قریش سے تعلق رکھنے والا آدمی حضرت امیر المومنین علی

جَاءَ اِلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ سَمِعْتُکَ یَقُوْلُ فِی الْخُطْبَۃِ اٰنِفًا اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْنَا بِمَا اَصْلَحْتَ بِہِ الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِیْنَ فَمَنْ ھُمَا۔

علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، میں نے آپ سے ابھی خطبہ فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ آپ فرما رہے تھے، کہ اے اللہ ہم پر اسی مہربانی کے ساتھ کرم فرما جو مہربانی وکرم تو نے خلفاء راشدین پر فرمایا ہے، تو وہ خلفاء راشدین کون ہیں؟

تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا۔

حَبِیْبَایَ وَعَمَّاکَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ اِمَامَا الْھُدٰی وَشَیْخَا الْاِسْلَامِ وَرَجُلَا قُرَیْشٍ وَالْمُقْتَدٰی بِھِمَا عُصِمَ وَمَنِ اتَّبَعَ اٰثَارَھُمَا ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

وہ دونوں میرے دوست اور محبوب ہیں، تمہارے چچا ابوبکر اور عمر ہیں، دونوں ہدایت کے امام، اسلام کے بزرگ اور قریش کی شخصیتیں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان دونوں کی اقتداء ہے۔ جس نے ان کی اقتداء کی وہ محفوظ ہوگیا اور جس نے ان کے ارشادات کی اتباع کی وہ صراط مستقیم پر ہے۔

(تلخیص الشافی ج ۲ صفحہ ۳۱۸ سطر ۶ تا ۱۰،
مطبوعہ قم ایران)

سرکار علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو علم لدنی کا مالک سمجھتے ہیں ، اور جن کا عقیدہ ہے ، کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان علمی بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے ۔

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔

میں علم کا شہر ہوں اور حضرت علی اس کا دروازہ ہیں ۔

وہ حضرات تو کبھی بھی سرکار صدیق اکبر اور سرکار عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان اقدس اور ان کی خلافت و صداقت اور عدالت پر اعتراض نہ کریں گے نہ کسی کو کرنے کی جرأت اور اجازت دیں گے ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو اسد اللہ الغالب ہیں ۔ وہ تو فرمائیں ابو بکر و عمر میرے دوست ، ہدایت کے امام اور اسلام کے بزرگ ہیں ۔ اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ماننے والا اور ان کو حق کا امام تسلیم کرنے والا کبھی بھی سرکار صدیق اور عمر فاروق اعظم کا بے ادب اور گستاخ نہ ہو گا ۔

شیعہ مسلک کی دوسری کتاب احقاق حق میں بھی شیعہ کے مجتہد نور اللہ شوستری نے سرکار شیر خدا ، مشکل کشاہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔

اِمَامَانِ عَادِلَانِ قَاسِطَانِ کَانَا عَلَی الْحَقِّ وَمَاتَا عَلَیْہِ فَعَلَیْھِمَا رَحْمَۃُ

وہ دونوں عادل ، اور منصب امام تھے ۔ دونوں حق پر رہے اور حق پر ہی ان دونوں کا وصال ہوا ۔ قیامت کے دن ان

اللہ بیو مر دونوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

القیامت (احقاق حق ص۱۶)

قارئین اکرام! ان تمام شیعہ مذہب کی مستند کتب کے حوالہ جات سے سرکار سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان اقدس اور ان کی خلافت حقہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

یہ لوگ آپس میں شیروشکر تھے۔ دوست اور احباب تھے۔ آپس میں ان کی بڑی محبت اور الفت تھی۔

شیعہ حضرات کو دعوت غوروفکر دیتے ہوئے یہ ضرور کہوں گا کہ آپ اپنی کتابوں میں ہی سرکار علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومہ دارین مالکہ جنت سرکار فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح مبارک پڑھ کر فیصلہ دیں کہ ان حضرات سے نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کتنا پیار اور تعلق ہے۔ اور ان کا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے کتنا زیادہ خلوص ہے۔ شیعہ کی مستند کتاب جلاء العیون سے یہ واقعہ نکاح درج کیا جاتا ہے۔ جس سے سرکار ابوبکر صدیق، سرکار عمر فاروق اور سرکار سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نکاح کے بارے خدمات عیاں ہیں۔ اور سرکار علی سے ان کا خلوص واضح ہوتا ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نکاح کے سلسلہ میں سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا سعد بن معاذ کی خدمات

ملا باقر مجلسی لکھتے ہیں کہ۔

ایک دن ابوبکر وعمر وسعد بن معاذ رضی اللہ عنہم مسجد حضرت رسول میں بیٹھے تھے۔ آپس میں مزاوجت جناب فاطمہ (علیہا السلام) کا ذکر کر رہے تھے۔ ابوبکرؓ نے کہا۔

اشراف قریش نے فاطمہ کی خواستگاری حضرت سے کی ، اور حضرت نے ان کو جواب دیا
کہ اس کا اختیار پروردگار کو ہے ۔ اگر اس کو تزویج کرنا چاہئے تو تزویج کر سکتا ہے ۔
اور علی بن ابی طالب نے اس بارہ میں ان سے کچھ نہیں کہا ، اور نہ کسی نے ان کی طرف سے
کہا ۔ اور ہمیں گمان یہی ہے ۔ سوائے تنگدستی کے کوئی بات مانع نہیں ہے ۔ اور جو کچھ ہم
جانتے ہیں ۔ خدا اور رسول خدا نے بے شک فاطمہ کو علی کے لئے رکھا ہے ۔ پس ابوبکر نے
عمر اور سعد بن معاذ سے کہا ۔ اٹھو علی کے پاس چلیں ، اور ان سے کہیں کہ فاطمہ کی خواستگاری
کرو ۔ اگر تنگدستی مانع ہے تو ہم ان کی مدد کریں ۔ سعد بن معاذ نے کہا ، بہت ٹھیک ہے
یہ کہہ کر اٹھے اور جناب امیر کے گھر گئے ۔ حضرت کو وہاں نہ پایا ۔ اس وقت حضرت اپنے
اونٹ کو لے گئے تھے ۔ اور باغ میں ایک مرد انصاری کی باجرت پر آب کشی کر رہے
تھے ۔ یہ لوگ اس باغ میں گئے ۔ جب جناب امیر کی خدمت میں پہنچے حضرت نے
فرمایا کیوں آئے ہو ۔ ابوبکر نے کہا اے علی ! کوئی خصلت خصلتہائے نیک سے نہیں
مگر یہ کہ تم اور لوگوں پر اس خصلت سے افضل ہو ۔ تمہارے اور حضرت رسول کے درمیان
جو روابط اور یگانگی و مصاحبت دائمی و نصرت و مددگاری اور جو روابط معنوی ہیں ۔ وہ
معلوم ہیں ۔ جمیع قریش نے فاطمہ کی خواستگاری کی ۔ مگر حضرت نے قبول نہ کی اور جواب
دیا ۔ اس کا اختیار پروردگار کو ہے ۔ اے علی ! آپ کو کون سی چیز فاطمہ کی خواستگاری
سے مانع ہے ۔ ہم کو گمان یہ ہے ۔ خدا اور رسولؐ نے فاطمہ کو آپ کے لئے رکھا ہے
باقی اور لوگوں سے منع کیا ہے ۔ جب جناب امیر نے ابوبکر سے یہ کلام سنا ۔ آنسو چشمہائے
مبارک سے جاری ہوئے اور فرمایا ۔ میرا اندوہ تم نے تازہ کیا ۔ اور جو آرزو میرے دل
میں پنہاں تھی اس کو تم نے تیز کر دیا ۔ کون ایسا ہوگا ۔ جو فاطمہ کی خواستگاری نہ چاہتا ہوگا
لیکن مجھے تنگدستی اس امر کا اظہار سے شرم دلاتی ہے ۔ ان لوگوں نے جس طرح ہوا ۔
حضرت کو راضی کیا کہ جناب رسول خدا کے پاس جا کر فاطمہ کی خواستگاری کریں ۔ جناب

امیر نے اونٹ کھولا۔ اور گھر لا کر باندھا۔ اور نعلین پہن کر متوجہ خانہ حضرت ہوئے۔

(جلاء العیون اردو ص۱۶۸، ۱۶۹ مطبوعہ ایران)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر جو عرض کیا۔ اس کو شیعہ حضرات کے مجتہد ملا باقر مجلسی اس طرح نقل کرتے ہیں کہ۔

امیدوار ہوں کہ گھر اور زوجہ مجھے ملے۔ اور آپ کے پاس خواستگار آیا ہوں۔ کہ اپنی بیٹی فاطمہ سے مجھے تزویج فرما دیجئے۔ اور یا رسول اللہ آپ فاطمہ کو مجھ سے تزویج فرمائیں گے۔ ام سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کہتی ہیں۔ میں نے دیکھا ان باتوں کے سننے سے روئے مبارک حضرت رسول شگفتہ ہو گیا۔ اور حضرت ہنسنے لگے۔ بعد اس کے از روئے تبسم جناب امیر سے کہا۔ اے علی! کچھ تمہارے پاس ہے۔ کہ میں فاطمہ کو تم سے تزویج کروں جناب امیر نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ بخدا۔ سوگند آپ پر میرا کوئی امر مخفی نہیں۔ میرے پاس ایک شمشیر اور ایک زرہ اور ایک اونٹ ہے۔ جس کے اوپر پانی پہنچاتا ہوں۔ اور اس کے سوا کوئی چیز میرے پاس نہیں۔ حضرت نے فرمایا لیکن شمشیر اس سے تمہیں احتیاج جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ کہ دشمنانِ خدا سے مقاتلہ کرو۔ اونٹ اس سے اپنے نخلستان کے لئے پانی کھینچتے ہو۔ اور اپنا اسباب وغیرہ سفر میں اس پر بار کرتے ہو۔ اچھا تمہارے پاس جو ایک زرہ ہے میں اسی پر راضی ہوں۔ اور فاطمہ کو تم سے تزویج کر دوں۔ (جلاء العیون اردو ج صفحہ ۱۷۱ مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام: مندرجہ بالا واقعہ کا مطالعہ کرنے کے بعد کون یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت علی المرتضیٰ اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے سلسلہ میں سرکار سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اور سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا خلوص شامل نہیں موجودہ دور میں اپنی دوستی اور خلوص کو دیکھئے اگر آپ میں سے کوئی اس خلوص سے پیش آئے تو کتنے ہو کہ تادم آخر میں آپ کا احسان مند ہوں۔ لیکن افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنی کتابوں

میں یہ سب کچھ پڑھ کر پھر بھی صحابہ کرام علیہ الرضوان کی شان اقدس میں نازیبا الفاظ کہتے اور سنتے سناتے ہیں۔

شیعہ حضرات کے علامہ "اربلی" نے لکھا ہے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فاطمہ کے رشتہ کا جب وعدہ فرمایا۔ اور حضرت علی المرتضیٰ جب گھر سے باہر تشریف لائے تو ان کو سب سے پہلے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہی ملے۔ انہوں نے پوچھا جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے رشتہ کے وعدہ کا بتایا تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس رشتہ پر بہت زیادہ خوشی کا اظہار فرمایا۔ عربی الفاظ یہ ہیں۔

فَفَرِحَا بِذٰلِکَ فَرْحًا شَدِیْدًا

رشتہ ہو جانے کی خبر سن کر دونوں بہت زیادہ خوش ہوئے۔

(کشف الغمہ جلد ۱ صفحہ ۳۵۹ مطبوعہ ایران)

ابھی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تزویج سرکار فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وعدہ فرمایا ہے۔ اب سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جہیز کیلئے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم کے حکم سے اپنی زرہ فروخت کرنے جائیں گے۔ پھر وہ رقم جو ملے گی۔ اس سے جہیز خریدا جائے گا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہیز خریدنے کے لئے کس ہستی کو روپے عنایت فرمائیں گے۔ یہ ساری تفصیل ملاحظہ فرمانے کے بعد صحابہ کبار علیہم الرضوان کی عظمت اور خلوص کا بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مسلّم ہونا ثابت ہو گا۔ ملا باقر مجلسی ہی لکھتے ہیں کہ۔

شیخ طوسی نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے۔ جب حضرت رسول نے جناب فاطمہ کو علی بن ابی طالب سے تزویج کیا۔ اور فاطمہ کے پاس تشریف لائے دیکھا رو رہی ہیں۔ حضرت نے رونے کا سبب پوچھا اور ارشاد کیا اگر میرے اہل بیت میں کوئی بہتر ہوتا تو

میں اس کے ساتھ تزویج کرتا۔ اور میں نے اے فاطمہ تجھے علی سے تزویج نہیں کیا۔ لیکن
حق تعالیٰ نے تجھے علی سے تزویج کیا، مال نے اور خمس کو جب تک زمین و آسمان باقی ہیں۔
تیرا مہر مقرر کیا۔ جناب امیر نے فرمایا حضرت رسول نے مجھ سے ارشاد کیا۔ اے علی! اٹھو اور
اپنی زرہ بیچ ڈالو۔ پس میں گیا اور زرہ فروخت کر کے اس کی قیمت حضرت کی خدمت میں
لایا۔ اور روپے حضرت کے دامن میں رکھ دیئے۔ حضرت نے پوچھا کتنے روپے ہیں؟ اور میں
نے کچھ بھی نہ کہا۔ بعد اس کے ان میں سے ایک مٹھی روپیہ لیا۔ اور بلال کو بلا کر دیا اور فرمایا
فاطمہ کے لئے عطر و خوشبو لے آؤ۔ پھر ان میں سے دو مٹھیاں ابوبکر کو دیں۔ بازار میں جا اور
کپڑا وغیرہ جو کچھ اثاث البیت درکار ہے۔ پھر عمار بن یاسر کو اور ایک جماعت صحابہ کو
ابوبکر کے بعد بھیجا اور سب بازار میں پہنچے ان میں سے جو شخص چیز لیتا ابوبکر کے مشورہ سے
لیتا۔ (جلاء العیون اردو صفحہ ۱۷۳، ۱۷۴، جلد اوّل مطبوعہ لاہور)

قارئین اکرام! سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومہ دارین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، کے
جہیز خریدنے کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا۔ پھر صحابہ کبار علیہم الرضوان
کو بھی جہیز کے لئے چیزیں خریدنے کے لئے بازار بھیجا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہر چیز
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ سے خریدنا۔ روز روشن کی طرح
عیاں کرتا ہے۔ کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں سرکار صدیق کتنے
محبوب اور پیارے تھے۔ پھر صحابہ کبار علیہم الرضوان کا ان کے مشورہ سے خریدنا بھی یہ
واضح کرتا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے سب سے اعلیٰ اور بالا ہے۔ ان کی
پسندیدہ چیز پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی پسند آئے گی۔ اب بھی اگر کوئی
صدیق اکبر اور صحابہ کرام سے بغض رکھے تو سوائے شقاوت قلبی کے اور کچھ نہیں کہا جائیگا

دوستو! ذرا اپنے ہی معاملات پر قیاس کرو کہ آج اگر کوئی اپنی بچی کی شادی کرتا ہے
تو جہیز خریدنے کے لئے اپنے کسی دوست قابل اعتماد صائب الرائے اور دانشمند کو ہی

روپے دے گا کر جاؤ بازار سے رشی کا جہیز خریدلاؤ۔ جن کو آپ رقم دیں وہ تو دانشمند صائب الرائے رقابل اعتماد اور آپ کا خیرخواہ ہوتا ہے اور جسے رب کا محبوب دانا غیوب حضرت محمد مصطفےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے روپے دیئے وہ آپ کے نزدیک اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں

رافضی تہذیب کے گندے ہیں انڈے

ملا باقر مجلسی نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا زرہ بیچنے کے لئے جانے کا ذکر کیا ہے ، لیکن یہ ذکر نہیں کیا کہ کس کے آگے زرہ فروخت کی ۔ مگر شیعہ مسلک کے دوسرے مجتہد اربلی نے اپنی کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ میں درج کیا ہے وہ زرہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے فروخت کی چنانچہ اصل عربی کے الفاظ درج کیے جاتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ، کہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زرہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خریدی

فَانْطَلَقْتُ وَبِعْتُهُ بِالربعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا قَبَضْتُ الدَّرَاهِمَ مِنْهُ وَقَبَضَ الدِّرْعَ مِنِّي قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَلَسْتُ أَوْلَى

میں نے زرہ حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کے آگے چار سو درہم کی بیچ دی ، جب میں نے عثمان سے درہم لے لئے ، تو انہوں نے کہا ، اے ابو الحسن! کیا آپ مجھ کو زرہ سے زیادہ عزیز ہیں اور میں آپ کو دراہم سے زیادہ عزیز ہوں تو میں نے

بِالدُّرُوْعِ مِنْكَ وَاَنْتَ اَوْلىٰ
بِالدَّرَاهِمِ مِنِّيْ فَقُلْتُ بَلىٰ
قَالَ فَاِنَّ الدِّرْعَ هَدِيَّةٌ
مِنِّيْ اِلَيْكَ فَاَخَذْتُ الدِّرْعَ
وَالدَّرَاهِمَ وَاَقْبَلْتُ اِلىٰ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَطَرَحْتُ الدِّرْعَ
وَالدَّرَاهِمَ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا كَانَ
مِنْ اَمْرِ عُثْمَانَ فَدَعَا
لَهٗ بِخَيْرٍ وَقَبَضَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبْضَةً مِنَ الدَّرَاهِمِ
وَدَعَا بِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَفَعَهَا
اِلَيْهِ وَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ
اشْتَرِ بِهٰذِهِ الدَّرَاهِمِ
لِاِبْنَتِيْ مَا يَصْلُحُ لَهَا
فِيْ بَيْتِهَا وَبَعَثَ مَعَهٗ
سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ
وَبِلَالًا لِيُعِيْنَاهُ
عَلىٰ حَمْلِ

کہا نہیں، تو کہا یہ ذرہ لے لو یہ
میری طرف سے آپ کو ہدیہ
ہے۔ تو میں نے ذرہ اور درہم
لے لئے، اور رسول اللہ صلی
علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں
آگئے، ذرہ اور درہم آپ کے
سامنے رکھ دیئے اور حضرت
عثمان (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ
جو بات چیت ہوئی بتا دی
تو آپ نے حضرت عثمان (رضی
اللہ تعالیٰ عنہ) کے لئے برکت
کی دعا فرمائی، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
درہم میں سے کچھ دراہم لے کر
حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ)
کو بلایا، اور ان کو دیئے اور
فرمایا اے ابوبکر! ان
دراہم میں سے میری صاحبزادی
(فاطمہ) کے لئے اس کے
گھر کے لئے جو بہتر سمجھو خرید
لاؤ۔ ان کے ساتھ سلمان فارسی

حاشیہ

اور بلال کو مدد کے لئے بھیجا تاکہ جو کچھ وہ خریدیں یہ اٹھا لائیں۔

(کشف الغمہ ۱ صفحہ ۳۵۹ سطر ۵ تا ۱۲

مطبوعہ قم ایران)

ناظرین کرام! حضرت سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا خلوص اور محبت آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے۔ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے اس حقیقت کی تصدیق فرما دی کہ عثمان کو روپوں سے زیادہ میں عزیز ہوں۔ پھر حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ الکریم کو وہ زرہ بطور ہدیہ پیش کرنا۔ حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ کا ہدیہ قبول فرما لینا دوستی اور محبت کی بین دلیل ہے۔ پھر بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر حضرت مولا علی کا رقم اور زرہ پیش کرنا اور سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلوص اور محبت کا ذکر کرنا پھر اُن کے لئے دعائے خیر کرانا۔ یہ سب حقائق اس حقیقت کا بین ثبوت ہیں کہ مولائے کل کائنات حضرت علی المرتضیٰ اور سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کتنے اچھے تعلقات اور مراسم تھے۔ ان کی دوستی کتنی پر خلوص تھی۔ اب بھی اگر کسی کے دل میں اصحاب رسول کا بغض رہے تو اس کی اپنی بدبختی ہے۔ اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کے دلوں میں تو صحابہ کبار علیہم الرضوان کی عظمت والفت موجود تھی۔

دوستو! یہ تو سارا واقعہ رشتہ کی ہاں اور سیدہ طیبہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کیلئے جہیز خریدنے کا تھا۔ اب کتب شیعہ سے نکاح کا منظر پیش کرتا ہوں۔ پڑھئے اور صحابہ کبار اور اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کی محبت والفت کا عظیم مظاہرہ دل و دماغ میں بٹھائیے

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ کے نکاح کا منظر

شیعہ مجتہد "اربلی" اپنی کتاب کشف الغمہ میں بیان کرتا ہے۔ کہ حضرت انس رضی اللہ

تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَمَرَنِیْ اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَۃَ مِنْ عَلِیٍّ فَانْطَلِقْ فَادْعُ لِیْ اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیًّا وَطَلْحَۃَ وَالزُّبَیْرَ بِعِدَدِھِمْ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَدَعَوْتُھُمْ لَہٗ۔	مجھے حکم ہوا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کردوں۔ پس تم جاؤ اور ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور اتنے ہی انصار میں سے بلالاؤ۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ میں ان کو بلانے کے لئے گیا۔

پھر حضور پرنور "نور' علی نور" حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے محفل میں خطبہ نکاح پڑھا۔ اس کے بعد فرمایا۔

اِنِّیْ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَۃَ مِنْ عَلِیٍّ عَلٰی اَرْبَعِ مِائَۃِ مِثْقَالِ فِضَّۃٍ۔	میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے فاطمہ کا نکاح علی سے چار سو مثقال چاندی حق مہر کے عوض سے کردیا ہے

کشف الغمہ ۳۴۹ تا ۳۵۰ صہ ۳۴۹ سطر ۹ جلد اول مطبوعہ ایران)

قارئین اکرام، سیدنا علی المرتضیٰ اور سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نکاح کے لئے بلاوا بھیجنے والے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان کو بلایا جارہا ہے اور آدمی بھیج کر بلایا جارہا ہے۔ ان میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر اور دیگر انصاری صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین ہیں۔ کہ حضرت سیدہ کے نکاح کا گواہ بھی پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی ان کو مقرر فرمایا ہے۔ خاتون جنت کے نکاح کے گواہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جس کو مقرر فرمائیں وہ دشمنان مصطفےٰ اور

دشمنان اہل بیت نہیں ہو سکتے۔

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہو گی

دوستو! آدمی بھیج کر بلا تا اس سے واضح ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہ کتنے پیارے ہیں، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے ہوں کبھی نہیں ہو سکتا کہ سرکار علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی قدر نہ کریں۔ اور ان سے محبت نہ فرمائیں۔ شیعہ مسلک کی کتاب رجال کشی میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ درج ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو بکرؓ اور عمرؓ سے بغض رکھنے والا کافر ہے

حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِيمَانٌ وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ	حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کی محبت ایمان ہے۔ اور ان کا بغض کفر ہے۔

(رجال کشی ص ۳۳۹ سطر ۷، ۸ مطبوعہ کربلا ایران)

قارئین الکرام! ائمہ اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کے ارشادات کی روشنی میں آپ نے کتب شیعہ سے سرکار صدیق اکبر، سرکار عمر فاروق اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت ورفعت ملاحظہ فرمائی، صحابہ کبار اور اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کی زندگی اور ان کے دور خلافت کا مطالعہ کیا جائے تو یہ ایک دوسرے کے خیر خواہ، بہترین دوست تھے۔ چنانچہ دور خلافت صدیقی میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مشورہ لیتے تھے۔ چنانچہ مذہب شیعہ کی مستند ترین کتاب فروع کافی میں درج شدہ واقعہ تحریر کیا جاتا ہے۔ تاکہ قارئین کی معلومات میں اضافہ کا سبب ہو۔

خلافتِ صدیقی میں علی المرتضےٰؓ کے مشورہ سے فیصلہ کرنا

امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے ۔ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے عہد خلافت میں ایک شخص نے شراب پی لی ۔ اس کو حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے سامنے پیش کیا گیا ۔ آپ نے پوچھا تو نے شراب پی ہے ؟ اس نے عرض کیا ، ہاں آپ نے پوچھا کیوں پی ہے جبکہ وہ حرام ہے تو اس شخص نے عرض کیا میں ابھی نیا ہی مسلمان ہوا ہوں ۔ اور صحیح قلب سے مسلمان ہوا ہوں ۔ لیکن میرا گھر ان لوگوں کے گھروں میں ہے جو شراب پیتے ہیں ۔ اور اس کو حلال جانتے ہیں ۔ اگر مجھے علم ہوتا کہ شراب حرام ہے تو کبھی نہ پیتا ۔

فَالْتَفَتَ اَبُوْبَکْرٍ اِلٰی عُمَرَ فَقَالَ مَاتَقُوْلُ فِیْ اَمْرِ هٰذَا الرَّجُلِ فَقَالَ عُمَرُ مُعْضَلَةٌ وَلَیْسَ لَهَا اِلَّا اَبُوالْحَسَنِ قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اُدْعُ لَنَا عَلِیًّا فَقَالَ عُمَرُ یُؤْتَی الْحَکَمُ فِیْ بَیْتِهٖ فَقَامَ وَالرَّجُلُ مَعَهُمَا وَمَنْ حَضَرَهُمَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَاهُ بِقِصَّةِ الرَّجُلِ۔

پس حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھا اور کہا اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے ۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے ۔ اس کو ابوالحسن علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) ہی حل کریں گے ۔ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کو بلاؤ ۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ ہمیں ان کے گھر چلنا چاہیئے ۔ چنانچہ دونوں اٹھے اور وہ آدمی

قِصَّتَهُ قَالَ فَقَالَ
ابْعَثُوا مَعَهُ مَن
يَدُوْرُ بِهٖ عَلٰى
مَجَالِسِ الْمُهَاجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ مَنْ كَانَ
تَلَا عَلَيْهِ اٰيَةَ
التَّحْرِيْمِ فَلْيَشْهَدْ
عَلَيْهِ اَحَدٌ بِاَنَّهُ
قَرَاَ عَلَيْهِ اٰيَةَ
التَّحْرِيْمِ فَخَلّٰى
عَنْهُ وَقَالَ لَهُ
اِنْ شَرِبْتَ
بَعْدَهَا اَقَمْنَا
عَلَيْكَ الْحَدَّ ۔

بھی ان کے ساتھ تھا اور جو حاضرین
تھے وہ بھی حضرت امیر المومنین علی
علیہ السلام کے گھر آئے حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر نے اس آدمی
کا قصہ بیان کیا۔ اس شخص نے بھی
واقعہ بیان کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ
(رضی اللہ عنہ) نے فرمایا اس کے
ساتھ دو چار آدمی بھیجو جو مہاجرین
اور انصار کے اجتماع میں اس کے
متعلق پوچھیں کہ کیا تم میں سے کسی
نے اس آدمی کو شراب کی حرمت
والی آیت سنائی ہے تاکہ ان کی
بھی شہادت ہو جائے ایسا ہی کیا
گیا ان میں سے کوئی بھی گواہ نہ ملا۔
تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے چھوڑ دیا
جائے اور اس کو فرمایا اگر اس کے
بعد تم نے شراب نوشی کی تو ہم تم
پر حد لگائیں گے۔

(فروع کافی جلد ۷ صفحہ ۲۱۶، صفحہ ۲۱۷ مطبوعہ ایران)

مندرجہ بالا روایت سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ خلافت صدیقی میں باہم

مشورہ سے شریعت مطہرہ کے اہم مسائل پر فیصلہ کیا جاتا۔ اور حکم صادر فرمایا جاتا۔ یہ آپس میں ایک دوسرے کے بہترین مشیر بھی تھے۔

یوں کریں ایک ہی مشعل کی — ابوبکر و عمر عثمان و علی
ہم مشرب ہیں یارانِ نبی — کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک

شیعہ مسلک کی مستند کتاب احتجاج طبرسی میں ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی نے امام الائمہ سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک درج کیا ہے فرماتے ہیں۔

لَسْتُ بِمُنْكِرٍ فَضْلِ — میں عمر کی فضیلت کا منکر نہیں ہوں۔
عُمَرَ لٰكِنْ اَبَابَكْرٍ — لیکن ابوبکر عمر سے افضل ہیں۔
اَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ۔ — (احتجاج طبرسی ج ۲ صفحہ ۱۵۴ سطر ۸ مطبوعہ ایران)

مسیلمہ کذاب دور خلافت صدیق میں مارا گیا

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت صدیقی میں ہی مسیلمہ کذاب مارا گیا۔ اس کے قتل کے لئے جو لشکر تیار کیا گیا وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترتیب دیا۔ ان سب حقائق کا تذکرہ شیعہ مذہب کی معتبر تفسیر منہج الصادقین میں علامہ کاشانی نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

قبیلہ دوم بنی حنیفہ بودند دریما اصحاب مسیلمہ کذاب کہ دعوئی نبوت کرد وگفت کہ من شریک محمدم صلی اللہ علیہ وآلہ و نامہ نوشت باں حضرت کہ من مسیلمہ رسول اللہ الیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اما بعد فَاِنَّ الْاَرْضَ نِصْفُهَا لِيْ نِصْفُهَا

لک ۔ وآں نامہ رابہ مرواز اشراف داد فرستاد چوں رسولاں بیامدند
وآں نامہ را با آنحضرت دادند۔ فرمود کہ بمسیلمہ ایمان آوردید۔ گفتند آری فرمود کہ اگرنہ آں
بودے کہ عادت جاری گشتہ برآنکہ رسولاں را نکشند فرمود تاہم شمارا بکشتند پس فرمود کہ
داجواب نامہ نوشتند کہ من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الیٰ مسیلمۃ الکذاب اما بعد
فَاِنَّ الْاَرْضَ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ
وبعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار شدہ بجوار ایزدی بپیوست وکار مسیلمہ قوت
گرفت وابوبکر چوں بخلافت بنشت خالد بن ولید را بجماعتی بجانب خیبر فرستاد تا رد
را مقہور کردند وبردست وحشی قاتل حمزہ کشتہ شد ووحشی بعد از قتل او میگفت کہ دو کس بردست
من کشتہ شدند یکے بہترین مردماں ودرزمانہ جاہلیت ودیگرے بدترین خلق خدا درزمانِ
اسلام وگرویدن من محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اوّل حمزہ بود ودوم مسیلمہ کذاب۔
قبیلہ دوم بنو حنیفہ تھا۔ اصحاب یمامہ میں سے مسیلمہ کذاب نے دعوئے نبوت
کیا۔ اور کہنے لگا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے ساتھ شریک نبوت ہوں۔ اس نے ایک
خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف لکھا۔ مِنْ مُسَیْلَمَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی مُحَمَّدٍ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْاَرْضَ نِصْفُھَا لِیْ وَنِصْفُھَا لَکَ
یہ خط دو معزز آدمیوں کو دے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ جب اس
بھیجے ہوئے آدمی بارگاہِ نبوی میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رقعہ دیا۔
آپ نے ان کو فرمایا کہ کیا تم مسیلمہ پر ایمان لا چکے ہو۔ تو انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا اگر
قاصدوں کے متعلق یہ عادت نہ ہوتی کہ ان کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم سب کو قتل کرنے کا
حکم فرما دیتا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس خط کا جواب لکھو۔ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِلٰی مُسَیْلَمَۃَ الْکَذَّابِ اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ الْاَرْضَ
لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَالْعَاقِبَۃُ

للمتقین ۔

بعدازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ علیل ہو گئے ۔ اور جوارِ فردوس میں پہنچ گئے (انتقال فرما گئے) مسیلمہ کذاب کا سلسلہ تقویت پکڑ گیا ۔ حضرت ابوبکر (صدیق) مسند خلافت پر جب جلوہ افروز ہوئے ۔ تو خالد بن ولید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ایک جماعت کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ فرمایا تاکہ مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کریں ۔ امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل وحشی کے ہاتھوں مارا گیا ۔ وحشی اس کے قتل کرنے کے بعد کہا کرتا تھا ۔ دو آدمی میرے ہاتھوں مارے گئے ایک زمانہ جاہلیت میں بہت اکرم شخصیت تھی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور دوسرا خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے بدترین آدمی تھا ۔ زمانہ اسلام میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ کے شیدائیوں میں سے حمزہ تھے ۔ اور دوسرا مسیلمہ کذاب تھا

(تفسیر منہج الصادقین جلد ۳ صفحہ ۲۵۰، صفحہ ۲۵۱ مطبوعہ ایران)

قارئین کرام! مسیلمہ کذاب کا قتل سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا ۔ حضرت کی خلافت حقہ کا واضح ثبوت ہے ۔ کیونکہ مسیلمہ مرتد تھا ۔ اس کے خلاف جہاد تب ہی جہاد ہو گا جب خلافتِ صدیقی کو حق تسلیم کیا جائے ۔

خلافتِ فاروقی

اسی تفسیر میں اس عبارت کا اگلا مضمون جو ہے ۔ اس میں سرکار سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت حقہ کا ثبوت درج ہے ۔ وہ عبارت بھی درج کی جاتی ہے

درعہد ابی بکر ہفت قبیلہ مرتد گشتند یکے فزیرہ قوم عیینہ ابن حصین دوم غطفان

لہ یہ خط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے مسیلمہ کذاب کی طرف ہے ۔ بعدازیں بیشک زمین اللہ تعالیٰ کی ہے ۔ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور اچھی عاقبت متقی اور پرہیزگاروں کیلئے ہے

قوم مرہ بن مسلم سوم بنی سلیم قوم فجاع بن عبد یالیل ، چہارم بنی یربوع قوم مالک بن نویرہ پنجم بعضے از قبیلہ بنی تمیم قوم سجاح بن منذر کہ زوجہ مسیلمہ بود ۔ دعویٰ نبوت کرد ششم کندہ قوم اشعث بن قیس ہفتم بنو بکر بن وائل بود در بحرین کہ قوم حطیم بودند حق تعالیٰ شر ایشاں را کفایت کرد بر دست مسلماناں بقتل آمدند و در زمان عمر غسان قوم جبلہ بن ایہم نصرانی شدہ بشام گریختند

حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے عہد میں سات قبیلے مرتد ہو گئے ، ایک فزارہ قوم عیینہ بن حصین ، دوم غطفان قوم مرہ بن سلم ، سوم بنی سلیم قوم فجاع بن عبد یالیل ، چہارم بنی یربوع قوم مالک بن نویرہ ، پنجم قبیلہ بنو تمیم کے بعض لوگ سجاح بن منذر کی قوم جو کہ مسیلمہ کذاب کی بیوی تھی اور دعویٰ نبوت کیا تھا ، ششم کندہ قوم اشعث بن قیس ، ہفتم بنو بکر بن وائل تھا جو کہ بحرین میں قوم حطیم سے تھا ، حق تعالیٰ نے ان تمام شر سے مسلمان کو محفوظ رکھا کہ مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے اور غسان قوم جبلہ بن ایہم حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے دورِ خلافت میں یہودی ہو کر ملک شام بھاگ گئے ۔

(تفسیر منہج الصادقین ج ۳ ص ۲۵۸ سطر مطبوعہ ایران)

ناظرین کرام ، شیعہ مسلک کی معتبر تفسیر منہج الصادقین سے درج کردہ مندرجہ بالا عبارات سے سرکار سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں ان کے نمایاں کارنامے اور اسلام کی خدمات اظہر من الشمس ہیں ۔ یہ سب عبارات قرآن کریم کی آیۃ مقدسہ ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هُمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھی ہیں ، جس سے تسلیم کرنا ہوگا کہ شیعی مفسر علامہ کاشانی کے نزدیک

سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان کامل کی تصدیق مولا کریم نے قرآن پاک میں فرما دی ہے۔
اب بھی اگر کوئی سرکار صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ایمان اور ان کی خلافت پر یقین نہ کرے تو درحقیقت اس کا اللہ تعالیٰ کے فرمان پر ایمان نہیں ہے۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

سرکار ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور خلافت میں مرتدین کی سرکوبی کرنا شیعہ مفسرین نے درج کیا ہے۔ جو مرتدین کی سرکوبی کرتے ہیں ان کی شان میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ملاحظہ فرمائیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

شیعہ مسلک کے مشہور مترجم مولوی مقبول حسین نے جو قرآن پاک کا ترجمہ کیا ہے اس آیت کا وہ ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

ترجمہ مقبول | اے ایمان والو، جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے (تو خدا کا کچھ نقصان نہیں) خدا عنقریب ایسے لوگوں کو لائے گا۔ جن کو وہ دوست رکھتا ہے۔ اور اس کو وہ دوست رکھتے ہیں، جو مومنوں کے لئے وہ رحمدل ہیں (اور) کافروں کیلئے سخت، راہ خدا میں جہاد کرتے

ہیں۔ اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ یہ فضل خدا ہے جس کو چاہے عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ صاحب وسعت وعلم ہے۔
(پ ۶ ع ۱۲)

قارئین کرام! مولوی مقبول حسین کے ترجمے سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک صحابہ کے ایمان ان کا اللہ کا محبوب ہونا مسلمانوں پر رحمدل اور کافروں پر سخت ہونا یہ روشن کی طرح عیاں ہے

تفسیر مجمع البیان جوکہ شیعہ حضرات کی مستند تفسیر ہے۔ اس آیہ شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آخر میں علامہ طبرسی فرماتے ہیں۔

قِيلَ هُمْ أَبُوبَكْرٍ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ قَاتَلُوا أَهْلَ الرِّدَّةِ۔

کہا گیا ہے کہ وہ ابوبکر اور ان کے ساتھی تھے جنہوں نے مرتدین کے خلاف جہاد کیا۔

(تفسیر مجمع البیان ج ۲ ص ۲۰۸ سطر مطبوعہ بیروت)

اب بھی اگر کوئی ان پر تنقید، تبرا بازی کرے اور ان کے ساتھ محبت وعقیدت کا اظہار نہ کرے تو جہالت اور شقاوتِ قلبی کے سوا اور کچھ نہ کہا جائے گا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے آمین۔

صحابہ آسمان رشد کے روشن ستارے ہیں
راہ حق دکھانے کے لئے نورانی منارے ہیں

روم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں فتح ہوا

يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ۔

شیعہ حضرات کے مولوی مقبول حسین صاحب نے ترجمہ لکھا ہے۔

اور اس دن ایمان والے اللہ کی نصرت سے خوش ہوں گے ۔ وہ جس کی چاہتا ہے نصرت فرماتا ہے اور وہ زبردست (اور) بڑا رحم کرنے والا ہے ۔ (پ ۲۱ ع ۴)

شیعہ مسلک کی تفسیر صافی میں اس آیہ شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

فَلَمَّا غَزَا الْمُسْلِمُوْنَ فَارِسَ وَافْتَتَحُوْهَا فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا غَلَبَ الْمُؤْمِنُوْنَ فَارِسَ فِیْ اِمَارَةِ عُمَرَ

جب مسلمانوں نے فارس کی لڑائی لڑی اس کی فتح پر مسلمان اللہ تعالیٰ عزوجل کی مدد سے خوش ہوئے بے شک حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے دورِ خلافت حکومت میں مومنوں نے فارس پر غلبہ حاصل کیا ۔

(تفسیر صافی جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ سطر ۵ ، ۶ مطبوعہ ایران)

قارئین کرام ! مندرجہ بالا شیعہ حضرات کی تفسیر سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ فارس پر غلبہ حاصل کرنے والے مومنین ہیں ۔ اور یہ غلبہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں حاصل ہوا ۔ اب بھی اگر کوئی سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان پر شک کرے تو اس کی بدقسمتی اور بدطینتی ہے ۔

یاد رہے سرکار سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روم پر حملہ کرنے سے متعلق حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے مشورہ لیا تھا ۔ اس مشورہ کا تفصیلاً ذکر شیعہ حضرات کی نہج البلاغہ کے خطبہ نمبر ۱۳۴ میں ہے ۔ جو کہ درج کیا جاتا ہے ۔

روم پر حملہ کرنے کا سرکار علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مشورہ

مِنْ کَلَامٍ لَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ شَاوَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي الْخُرُوجِ اِلٰى غَزْوَةِ الرُّوْمِ اِنَّكَ مَتٰى تَسِيْرُ اِلٰى هٰذَا الْعَدُوِّ بِنَفْسِكَ فَتَلْقَهُمْ فَتُنْكَبْ لَا تَكُنْ لِلْمُسْلِمِيْنَ كَانِفَةٌ دُوْنَ اَقْصٰى بِلَادِهِمْ لَيْسَ بَعْدَكَ مَرْجِعٌ يَرْجِعُوْنَ اِلَيْهِ فَابْعَثْ اِلَيْهِمْ رَجُلًا مِحْرَابًا وَاحْفِزْ مَعَهُ اَهْلَ الْبَلَاءِ وَالنَّصِيْحَةِ فَاِنْ اَظْهَرَ اللّٰهُ فَذَاكَ مَا تُحِبُّ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰى كُنْتَ رِدْاً لِلنَّاسِ وَمَثَابَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ۔

اس کا ترجمہ شیعہ مسلک کے مولوی ذاکر حسین صاحب نے جو کیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔

جب خلیفہ ثانی نے روم پر چڑھائی کا ارادہ کیا۔ اور آپ نے بھی مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا ..... اب اگر تو خود دشمن کی طرف کوچ کرے اور منکوب و منخذول ہو جائے تو یہ سمجھ لے کہ مسلمانوں کو ان کے انتہائے بلاد تک پناہ نہ ملے گی اور تیرے بعد ایسا کوئی مرجع نہ ہو گا۔ جس کی طرف وہ رجوع کریں۔ لہذا تو دشمنوں کی طرف اس شخص کو بھیج جو آزمودہ

کار ہو۔ اور اُس کے ماتحت ان لوگوں کو روانہ کر جو جنگ کی سختیوں کے متحمل ہوں۔ اپنے سردار کی نصیحت کو قبول کریں۔ اب اگر خدا نے غلبہ نصیب کیا۔ تب تو یہ وہی چیز ہے جسے تو دوست رکھتا ہے۔ اور اگر اس کے خلاف ظہور میں آیا تو ان لوگوں کا مددگار، اور مسلمانوں کا مرجع تو ہی بن جائے گا۔

(نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ ص ۱۹۰ مطبوعہ دہلی)

قارئین کرام! مندرجہ بالا خطبہ میں روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے مرجع اور سردار ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود فارس کی جنگ میں شریک ہونا چاہا۔ تو حضرت مولائے کل کائنات علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کو خود جنگ میں نہ جانے کا مشورہ دیا۔ اور آپ کے وجود کو اسلام کے لئے ایک غنیمت اور بابرکت وجود قرار دیا۔ نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۴۶ اسی سلسلہ میں ہے۔ ملاحظہ فرمائیں اس خطبہ کا عنوان ہے۔

جنگِ فارس میں بذاتِ خود حضرت عمرؓ کو شامل ہونے سے حضرت علی المرتضٰے کا منع فرمایا

وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدِ اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الشُّخُوصِ لِقِتَالِ الْفُرْسِ بِنَفْسِهِ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ

حضرت عمر بن خطاب نے فارس کے لوگوں کے خلاف جنگ میں جانا چاہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو مشورہ میں فرمایا۔ دین اسلام کا غالب آجانا اور

لَمْ يَكُنْ نَصْرُهُ
وَلَا خُذْلَانُهُ
بِكَثْرَةٍ وَلَا بِقِلَّةٍ
وَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ
الَّذِيْ اَظْهَرَهُ
وَجُنْدُهُ الَّذِيْ
اَعَدَّهُ وَاَمَدَّهُ
حَتّٰى بَلَغَ مَا
بَلَغَ وَطَلَعَ حَيْثُ
طَلَعَ وَنَحْنُ عَلٰى
مَوْعُوْدٍ مِنَ
اللّٰهِ وَاللّٰهُ مُنْجِزٌ
وَعْدِهٖ وَنَاصِرُ
جُنْدِهٖ وَمَكَانُ
الْقَيِّمِ بِالْاَمْرِ
مَكَانُ النِّظَامِ مِنَ
الْخَرَزِ وَذَهَبَ
ثُمَّ لَمْ يَجْتَمِعْ
بِحَذَافِيْرِهٖ اَبَدًا
وَالْعَرَبُ الْيَوْمَ
وَاِنْ كَانُوْا

مغلوب ہو جانا کچھ سپاہ کی کثرت
و قلت پر منحصر نہیں۔ یہ اسلام اس
خدا کا دین ہے جس نے اس کی ہر
جگہ مدد اور اعانت کی۔ اسے ایک
بلند مرتبہ پر پہنچایا۔ اس کا آفتاب
وہاں طالع ہو گیا جہاں ہونا لازم
تھا۔ ہم لوگ اس وعدۂ خداوندی
پر کامل یقین کے ساتھ ثابت ہیں
جو اس نے غلبۂ اسلام کے بارے
میں فرمایا۔ بے شک وہ اپنے
وعدہ کا وفا کرنے والا ہے۔ وہ
اپنی سپاہ کا مددگار ہے۔ دین اسلام
کے بزرگ اور صاحب اختیار کا
مرتبہ رشتۂ مروارید کی مانند ہے
جو موتی کے دانوں کو ایک جگہ
جمع کرکے باہم پیوست کر دیتا
ہے۔ اگر یہ رشتہ ٹوٹ جائے
تو تمام دانے متفرق ہو کر کہیں کہیں
بکھر جائیں گے پھر اجتماع کامل
نصیب نہ ہوگا۔ آج کے روز
عرب گرچہ قلیل ہیں۔ لیکن

قَلِيلاً فَهُمْ
كَثِيرُونَ بِالْإِسْلَامِ
عَزِيزُونَ بِالْاِجْتِمَاعِ
فَكُنْ قُطْباً
وَاسْتَدِرِ الرَّحَاءَ
بِالْعَرَبِ وَاَصْلِهِمْ
دُونَكَ نَارَ الْحَرْبِ
فَاِنَّكَ اِنْ شَخَصْتَ
مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ
انْتَقَضَتْ عَلَيْكَ
الْعَرَبُ مِنْ
اَطْرَافِهَا وَاَقْطَارِهَا
حَتّٰى يَكُونَ مَا تَدَعُ
وَرَآءَكَ مِنَ الْعَوْرَاتِ
اَهَمَّ اِلَيْكَ مِمَّا
بَيْنَ يَدَيْكَ
اِنَّ الْاَعَاجِمَ
اِنْ يَّنْظُرُوا اِلَيْكَ
غَدًا يَقُوْلُوْا
هٰذَا اَصْلُ الْعَرَبِ
فَاِذَا اقْتَطَعْتُمُوْهُ

اسلام کی شوکت انہیں کثیر ظاہر
کر رہی ہے۔ یہ اپنے اجتماع کی
وجہ سے یقیناً دشمن پر غالب
ہوں گے۔ اب تو ان کے لئے
قطب آسیا بن جا اور آسیا نے
جنگ کو گروہ عرب کے ساتھ گردش
دے۔ اور اپنے سوا کسی دوسرے
شخص کے ماتحت بنا کر انہیں لڑائی
کی آنچ سے گرم کر۔ کیونکہ اگر تو
مدینہ سے باہر چلا گیا تو عرب
کے قبیلے اطراف و اکناف سے
ٹوٹ پڑیں گے۔ اس وقت
پیچھے رہ جانے والی عورات
سپاہ کی حفاظت تجھ پر اس
سے مقدم ہو جائے گی۔ جو تیرے
سامنے رزم گاہ فارس) موجود ہے
اور دوسرا یہ امر ہے۔ کہ جب ایرانی
کل کر تجھ کو دیکھے گے۔ تو آپس
میں یہی کہیں گے کہ بس یہی ان عربوں
کا سردار ہے۔ اگر تم نے اسے
کانٹ چھانٹ دیا تو پھر راحت

اسۡتَرَحۡتُمۡ فَيَكُوۡنُ ذٰلِكَ اَشَدَّ لِكَلَبِهِمۡ عَلَيۡكَ وَطَمَعِهِمۡ فِيۡكَ ۔	ہی راحت ہے۔ بیشک یہ اقوال تیری لڑائی پر انہیں حریص کریں گے وہ تیری گرفتاری کی حد سے بڑھی ہوئی طمع کریں گے۔

(نیرنگ فصاحت ترجمہ، نہج البلاغہ صفحہ ۱۰۳ مطبوعہ دہلی)

قارئین کرام! مندرجہ بالا نہج البلاغہ کے خطبوں کا ترجمہ خود شیعہ حضرات کے مولوی ذاکر حسین صاحب کا ہی کیا ہوا درج کیا ہے۔ جس کا نام انہوں نے نیرنگ فصاحت رکھا ہے۔ ان خطبات کو بار بار پڑھیں اور ان پر غور فرمائیں کہ حضرت علی المرتضےٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کتنا احساس ہے۔ ان کے لئے کتنے مفید مشورے ارشاد فرمائے۔ پھر حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا حضرت عمرؓ کے وجود کو اسلام کے لئے کتنا قیمتی وجود قرار دیا ہے۔

سلیم الفطرت انسان ان خطبات اور صائب مشوروں کو پڑھ کر یقیناً پکار اٹھے گا کہ یہ حضرات تو آپس میں نہایت مخلص تھے۔ اور کی تفسیر تھے۔ اسی لئے کسی نے خوب فرمایا ہے۔

اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی علی
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا علی علی

صرف زبانی زبانی جمع خرچ کرنا یہ عقیدت و محبت نہیں بلکہ ان کے ارشادات پر عمل کرنا اور انہی جیسے عقائد کو اپنانا یہ ہی عقیدت و محبت ہے۔ الحمد للہ رب العالمین اس پر اگر پورے اترتے ہیں تو وہ اہل سنت و جماعت ہی ہیں۔

اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی علی
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا علی علی

مندرجہ بالا حوالہ جات جو کہ شیعہ حضرات کی مستند کتب سے درج کیے گئے ہیں واضح ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اہم مشوروں میں حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو شریک رکھتے تھے۔ یہ ان کے باہمی اخلاص اور اعتماد کی پختہ دلیل ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشورے

سیدنا امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثَلَاثٌ اِنْ حَفِظْتَھُنَّ وَعَمِلْتَ بِھِنَّ کَفَتْکَ مَا سِوَاھُنَّ فَاِنْ تَرَکْتَھُنَّ لَمْ یَنْفَعْکَ شَیْئٌ سِوَاھُنَّ قَالَ وَمَا ھُنَّ یَا اَبَا الْحَسَنِ قَالَ اِقَامَۃُ الْحُدُوْدِ عَلَی الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ وَالْحُکْمُ بِکِتَابِ اللّٰہِ فِی الرِّضَا وَالسُّخْطِ وَالْقَسْمُ

امیر المومنین علی علیہ السلام نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا تین چیزیں ہیں اگر آپ ان کو محفوظ فرمالیں اور ان کو عملی جامہ پہنائیں تو آپ کے لئے یہ دوسری چیزوں سے کفایت کریں گی دیگر اشیاء کی حاجت نہ رہے گی۔ اگر آپ ان کو ترک کریں گے تو کوئی چیز آپ کو نفع نہ دے گی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ) وہ چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا قریب و بعید سب

بِالْعَدْلِ بَيْنَ الْأَسْوَدِ وَالْأَحْمَرِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَعُمْرِيْ لَقَدْ أَوْجَزْتَ وَأَبْلَغْتَ

لوگوں پر حدود اللہ جاری فرمائیں دوسرا یہ کہ رضامندی اور ناراضگی دونوں حالتوں میں کتاب اللہ کا حکم صادر فرمائیں۔ تیسرا یہ کہ بلا امتیاز سیاہ و سفید ہر ایک پر عدل و انصاف ایسے تقسیم۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فرمایا مجھے اپنی عمر کی قسم آپ نے مختصر کلام فرمایا مگر ابلاغ و تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے۔

(مناقب آل ابی طالب ج ۲ ص ۱۴۰ سطر مطبوعہ ایران تہذیب الاحکام ج ۶ ص ۲۲۴ سطر مطبوعہ ایران)

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا صحابہ کبار علیہم الرضوان کی شان خطبات میں بیان فرمانا

دورِ فاروقی کی تعریف حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دورِ خلافت میں ان کے انتظامات اور کارکردگی کی تعریف فرماتے ہیں۔ اور ان کے لئے دعا خیر و برکت بھی فرماتے ہیں۔ جس کا تذکرہ نہج البلاغہ کے خطبات کی شرح فیض الاسلام علی نقی شیعہ مجتہد نے ان الفاظ میں کی ہے:۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كَلَامٍ لَهُ وَلِيَهُمْ وَالٍ فَأَقَامَ

وَاسْتَقَامَ حَتّٰی ضَرَبَ الدِّیْنُ بِجِرَانِہٖ

اس کی شرح کرتے ہوئے فیض الاسلام علی نقی لکھتے ہیں کہ۔

امام علیہ السلام در معنی (درباره عمر بن خطاب (فرموده است و) بعد از ابو بکر) فرماں روا شد بر مردم فرمانده (یعنی بمقام خلافت نشست) پس (امر خلافت را) برپا داشت و ایستادگی نمود (بر ہم تسلط یافت) تا آنکہ دین قرار گرفت (ہم چنانکہ شتر ہنگام استراحت پیش گردن خود را بر زمین نہاد اشارۃ باینکہ اسلام پس از فتنہ و بسیار از او تمکین نموده زیر بارش رفتند)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے متعلق ارشاد فرمایا۔ حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے بعد لوگوں پر ایک ایسا فرمانروا خلافت پر مسند نشین ہوا جس نے امر خلافت کو قائم کیا۔ اور اس پر ثابت قدمی دکھائی۔ یعنی تمام پر تسلط حاصل کیا۔ یہاں تک کہ دین مضبوط و مستحکم ہو گیا۔ جیسا کہ اونٹ آرام کرنے کے لئے اپنی گردن زمین پر رکھ دیتا ہے۔ اور خود زمین پر بیٹھ جاتا ہے۔ اسی طرح دین اسلام زمین پر مستحکم طریقہ سے متمکن ہو گیا۔ پس مسلمان بہت سے فتنوں اور سازشوں کے بعد سکون پذیر ہوئے اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے احسان مند ہوئے۔

(شرح نہج البلاغہ از فیض الاسلام صفحہ ۱۲۹ سطر ۹ تا ۱۲ مطبوعہ ایران)

اس کے بعد حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ الکریم کا خطبہ ۲۲۸ درج کیا جاتا ہے۔

لِلّٰهِ بِلَادُ فُلَانٍ فَلَقَدْ قَوَّمَ الْاَوَدَ وَدَاوَى الْعَمَدَ وَاَقَامَ السُّنَّةَ وَخَلَّفَ الْفِتْنَةَ ذَهَبَ نَقِيَّ الثَّوْبِ قَلِيْلَ الْعَيْبِ۔۔۔۔

أَصَابَ غَيْبُوْهَا وَسَبَقَ شَرَّهَا أَدَّى إِلَى اللهِ طَاعَتَهُ وَاتَّقَاهُ بِحَقِّهِ۔

شیعی مجتہد فیض الاسلام علی نقی اِس خطبہ کی شرح فارسی میں یا جو کی ہے۔ درج ذیل ہے۔

خدا شہر ہائے فلاں (عمر بن خطاب) را برکت دہد و نگاہدارد کہ کجی را راست (گمراہاں را براہ آورد) و بیماری را معالجہ کرد (مردم شہر ہائے را بدین اسلام گرداند) و سنت را برپا داشت (احکام پیغمبر را اجرا نمود) و تباہ کاری را پشت سر انداخت (در زمان او فتنہ رو نداد) پاک جامہ و کم عیب از دنیا رفت نیکوئی خلافت را دریافت و از شر آں پیش گرفت زیرا بود او خلافت منظم بودہ و اختلال در آں راہ نیافت) طاعت خدا را بجا آوردہ از نافرمانی او پرہیز کردہ حقش را ادا نمودہ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فلاں شخص یعنی عمر بن خطاب کے شہروں میں برکت دے اور ان کو محفوظ رکھے۔ جس نے کجی کو درست فرمایا۔ گمراہوں کو راہ راست پر لائے۔ بیماری کا علاج کیا۔ شہر کے رہنے والوں کو مسلمان کیا۔ سنت طریقہ کو جاری فرمایا۔ یعنی احکام پیغمبر کو جاری فرمایا۔ فتنہ و تباہ کاری اور فساد کے امور کو پس پشت ڈال دیا۔ اس دنیا سے پاک دامن اور کم عیب ہو کر رخصت ہوئے۔ اُس نے خلافت کی خوبیوں کو پایا۔ اُس کے شر سے پہلے ہی رخصت ہو گئے۔ او خلافت کو منظم طور پر سرانجام دیا۔ اور اُس میں کوئی خرابی اور اختلال نہ آنے دیا۔ خدا تعالیٰ کی اطاعت بجا لائے۔ اُس کی نافرمانی سے دور رہے۔ اور اُس کے حق کو ادا فرمایا۔

(فیض الاسلام شرح نہج البلاغۃ ج ۴ ص ۷۱۰۔ ۱۲۰ مطبوعہ ایران)

ناظرین کرام، مندرجہ بالا حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے خطبات کی شرح کسی اہلسنت وجماعت سے تعلق رکھنے والے نے نہیں کی ۔ بلکہ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد علی نقی نے کی ہے ۔ جس کو بار بار پڑھیں تو مسلمان لطف اندوز ہوتے ہیں ۔ امیر المومنین حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ الکریم دعائیں دیں ۔ اور ان کے محب کہلانے والے تبرا بازی کریں ۔ تو دانشمند یہی کہیں گے تبرا بازی کرنے والے سرکار مولا علی رضی اللہ عنہ کے محب اور معتقد نہیں ہیں ۔ اور ان کا یہ نعرہ "علی ہم تیرے ہیں" صریحاً دھوکہ اور فریب ہے ۔

سیدنا علی المرتضےٰ کا صحابہ کبار کا رو رو کر ذکرِ خیر کرنا

صحابہ کبار کا تفکر اور سنت مصطفوی کا عامل ہونا

اب حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا ایک اور خطبہ درج کیا جاتا ہے ۔ جس میں انہوں نے صحابہ کبار علیہم الرضوان کی تعریف و توصیف بیان فرمائی ہے ۔ ملاحظہ فرمائیں ۔

(اس خطبہ کا ترجمہ شیعی مترجم ذاکر حسین کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے)

اَیْنَ اِخْوَانِیَ الَّذِیْنَ	کہاں ہیں، وہ میرے بھائی جو راہِ
رَکِبُوا الطَّرِیْقَ	خدا میں سوار ہوئے تھے ۔ اور اس
وَمَضَوْا عَلَی الْحَقِّ	اعتقادِ حقہ پر گذر گئے ۔ کہاں ہے
اَیْنَ عَمَّارٌ وَاَیْنَ ابْنُ	عمار کدھر ہے ابن التیہان کس
التَّیِّهَانِ وَاَیْنَ ذُوالشَّهَادَ	طرف ہے ذوالشہادتین ۔ کہاں
تَیْنِ وَاَیْنَ نُظَرَاءُ	ہیں ان کی مثالیں و رس طرف
هُمْ مِنْ اِخْوَانِهِمْ	ہیں ۔ ان کے دینی بھائی جو خدا

الَّذِيْنَ تَعَاقَدُوْا عَلَى الْمَنِيَّةِ وَاَبْرَدُوْا بِرُؤُوْسِهِمْ اِلَى الْفَجَرَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى لِحْيَتِهِ الشَّرِيْفَةِ الْكَرِيْمَةِ فَاَطَالَ الْبُكَاءَ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّهْ عَلٰى اِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاَحْكَمُوْهُ وَتَدَبَّرُوا الْفَرْضَ فَاَقَامُوْهُ اَحْيَوُا السُّنَّةَ وَاَمَاتُوا الْبِدْعَةَ دُعُوْا لِلْجِهَادِ فَاَجَابُوْا وَوَثِقُوْا بِالْقَائِدِ فَاتَّبَعُوْهُ۔

نہج البلاغہ
خطبہ نمبر ۱۸۱

کی راہ میں مرنے کی قسمیں کھائے ہوئے تھے۔ اور جن کے سر فاسق و فاجر شامیوں کی طرف بھیجے گئے۔ راوی کہتا ہے۔ کہ یہ فرما کر حضرت (علی) نے ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا۔ بہت دیر تک روتے رہے۔ پھر فرمایا آہ! وہ میرے دینی بھائی جو قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ وہ امور واجبات میں تفکر سے کام لیتے ہوئے انہیں قائم کرتے تھے۔ وہ سنت پیغمبر کو جلاتے تھے۔ وہ بدعتوں کو دور کرتے تھے۔ جب انہیں جہاد کی طرف بلایا جاتا تھا۔ تو نہایت خوشی سے قبول کرتے تھے۔ اپنے پیشوا پر بھروسہ رکھتے تھے اس کے امر و نہی کی اطاعت کرتے تھے۔

(نیرنگ فصاحت۔ ترجمہ نہج البلاغہ۔ صہ ۲۹۹)

صحابہ کرام کے شب و روز خدا کی یاد میں گزرنا

حضرت علی المرتضےٰ شیر خدا مشکل کشا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم کے خطبات شریفہ میں سے ایک روز خطبہ ملاحظہ فرمائیں جس میں صحابہ کبار علیہم الرضوان کی عظمت اور رفعت کا ذکر خیر ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"اس کا ترجمہ بھی شیعہ حضرات کے مولوی ذاکر حسین نے نیرنگ فصاحت کے نام سے جو کیا ہے درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

لَقَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَمَا أَرَىٰ أَحَدًا مِنْكُمْ يُشْبِهُهُمْ لَقَدْ كَانُوْا يُصْبِحُوْنَ شُعْثًا غُبْرًا وَقَدْ بَاتُوْا سُجَّدًا وَقِيَامًا يُرَاوِحُوْنَ بَيْنَ جِبَاهِهِمْ وَخُدُوْدِهِمْ وَيَقِفُوْنَ عَلٰى مِثْلِ الْجَمْرِ مِنْ ذِكْرِ مَعَادِهِمْ كَأَنَّ بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ رُكَبَ الْمِعْزٰى مِنْ طُوْلِ سُجُوْدِهِمْ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ خَمَلَتْ

میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہے۔ تم میں کوئی بھی تو ان کی نظیر دکھائی نہیں دیتا۔ وہ اس حالت میں صبح کرتے تھے۔ کہ الجھے ہوئے بال غبار آلود چہرے۔ اُن کی راتیں قیام و سجود میں گذرتی تھیں۔ کبھی ان کی پیشانیاں صرف سجود ہوتی تھیں۔ کبھی وہ اپنے معادہ کے ذکر سے ایسے ہو جاتے تھے جیسے بقیہ ثنا خرم ان میں ذرا بھی حس و حرکت نہ رہتی تھی سجدوں کے طول سے ان کی آنکھوں کے درمیان پیشانیوں پر اگھٹے پڑ کے ایسے ہو گئے تھے۔ جیسے بکریوں کے زانو۔ جب خدا تعالےٰ کا ذکر

أَعْيُنُهُمْ حَتّٰى تَبُلَّ جُيُوْبَهُمْ وَمَادُوْا كَمَا يَمِيْدُ الشَّجَرُ يَوْمَ الرِّيْحِ الْعَاصِفِ خَوْفًا مِّنَ الْعِقَابِ وَرَجَآءً لِّلثَّوَابِ۔

نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۰۱۹

ہوتا تو ان کی آنکھیں اشکبار ہوئی ہوتیں جیب و دامن کو تر کر دیتی تھیں۔ وہ خوفِ عقوبت اور امید ثواب سے ایسے لرزتے تھے جیسے آندھی کے وقت درخت جنبش کیا کرتے ہیں۔

نیرنگ فصاحت جلد ۱ مطبوعہ دہلی

قارئین کرام! یہ سب نہج البلاغہ میں درج ہے اُس کی افادیت ملاحظ ہو۔

نہج البلاغہ کی افادیت شیعہ علماء کی تحریروں سے

شیعہ مسلک کے مرزا یوسف حسین لکھنوی جو کہ نہج البلاغہ کے مترجم بھی ہیں۔ نہج البلاغہ کی افادیت اِن الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

قرآن مقدس کے بعد نہج البلاغہ وہ وحید و فرید کتاب ہے جو کہ معارف الہیہ اور حقائق دینیہ و دنیویہ کا ایک خزانہ عامرہ ہے جس میں کوئی ایسا جوہر نایاب نہیں جو موجود نہ ہو۔ اور ایسا بحرِ ناپید کنار ہے۔ جس میں کوئی ایسا دُرِ شاہوار نہیں جو دستیاب نہ ہوتا ہو۔

رئیس احمد جعفری کا بیان

رئیس احمد جعفری نے نہج البلاغہ کا ترجمہ کیا ہے۔ جو کہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا ہے۔ وہ نہج البلاغہ کے متعلق صـ ۲۳ پر رقمطراز ہیں کہ۔

یہ امیر المومنین حضرت علیؓ کے خطبات اور کلمات کا مجموعہ ہے۔ نہج البلاغہ کا ترجمہ عربی ادب اور لٹریچر کا بہت ہی گراں مایہ سرمایہ ہے۔ فصاحت و بلاغت

زورِ بیان اور شانِ کلام معنی آفرینی اور نکتہ سنجی حق کا اثبات اور باطل کی تردید راستی کی پکار اور کذب و دروغ کی نفی اور سچ کا اظہار اور جھوٹ سے بیکاری ہے۔ اِن خطبات کا موضوع۔

مفتی جعفر حسین کا بیان جو کہ شیعہ حضرات کی مقتدر شخصیت ہیں۔ نہج البلاغۃ کی احادیث اِن الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

نہج البلاغۃ علوم و معارف، کا وہ گراں بہا سرمایہ ہے۔ جس کی اہمیت و عظمت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔ ہر عہد کے علماء و ادباء نے اِس کی بلند پائیگی کا اعتراف کیا ہے۔ یہ صرف ایک ادبی شاہکار ہی نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کا الہامی صحیفہ حکمت و اخلاق کا سرچشمہ معارف ایمان و حقائق کا ایک انمول خزانہ ہے۔

ترجمہ نہج البلاغہ ص۲ ناشر ادارہ علمیہ پاکستان لاہور۔

سرکار حیدر کرار رضی اللہ عنہ سے صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کی عظمت اور ان کے لیے دعائیہ الفاظ

سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو خط تحریر فرمایا وہ شیعہ حضرات کے نہج البلاغہ کے شارح ابن میثم نے اپنی شرح میں درج کیا ہے جو کہ قابل مطالعہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔

كَانَ اَفْضَلُهُمْ	جیسا کہ آپ نے کہا ہے اسلام میں
فِي الْاِسْلَامِ	سب سے افضل نیز اللہ تعالیٰ اور
كَمَا زَعَمْتَ	اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وَاَنْصَحُهُمْ	کے ساتھ سب سے زیادہ مخلص

لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ اَلْخَلِیْفَۃُ الصِّدِّیْقُ وَخَلِیْفَۃُ الْخَلِیْفَۃِ الْفَارُوْقُ وَلَعَمْرِیْ اِنَّ مَکَانَھُمَا فِی الْاِسْلَامِ لَعَظِیْمٌ وَاِنَّ الْمُصَابَ بِھِمَا لَجُرْحٌ فِی الْاِسْلَامِ شَدِیْدٌ یَرْحَمُھُمَا اللّٰہُ وَجَزَاھُمَا بِاَحْسَنِ مَا عَمِلَا۔

خلیفہ صدیق اور خلیفہ کے خلیفہ فاروق تھے۔ اور مجھے اپنی عمر کی قسم یقیناً اسلام میں ان دونوں کا بہت عظیم مرتبہ ہے اور ان کے انتقال فرما جانا اسلام کے لئے بہت شدید نقصان تھا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں پر اپنی رحمت فرمائے اور ان دونوں کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائے۔

شرح نہج البلاغۃ مدین البحرانی ج ۴ ص ۴۶۲ سطر مطبوعہ ایران

ناظرین کرام، حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا حلفیہ بیان پر بھی اب اگر کسی کو اعتبار نہ آئے اور صدیق و فاروق کی عظمت کو تسلیم نہ کریں اور حضرت حیدر کرار کے دعائیہ جملوں پر بھی آمین نہ کہیں تو وہ کبھی بھی سرکار علی المرتضیٰ حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئمہ کبار اور اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کے محب نہیں ہو سکتے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احترام

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا احترام سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں جو تھا۔ وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ شیعہ مکتب فکر کے شیخ صدوق اپنی کتاب الخصال میں درج کرتے ہیں۔

وَقَعَ رَجُلٌ فِی عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ بِمَحْضَرٍ مِنْ عُمَرَ فَقَالَ تَعْرِفُ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَذْكُرْ عَلِيًّا اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّكَ اِنْ اٰذَيْتَهُ اٰذَيْتَ هٰذَا فِی قَبْرِهٖ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی میں ایک شخص حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق نازیبا الفاظ کہنے لگا تو حضرت عمر نے فرمایا کیا تو صاحب قبر حضرت محمد بن عبداللہ عبدالمطلب کو جانتا ہے۔ علی بن ابوطالب بن عبدالمطلب کے پوتے ہیں۔ علی المرتضیٰ کا ذکر اچھے الفاظ سے کیا کرو۔ اگر تم نے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچائی تو گویا تو نے صاحب قبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچائی۔

۹۔ الامالی شیخ صدوق ص۳۴۹ سطر ۳ تا ۸ مطبوعہ ایران۔

شیخ صدوق ہی اپنی اسی کتاب میں رقمطراز ہیں کہ

لَمَّا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا مومنوں سے زیادہ میں حقدار

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ
اَلَسْتُ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ
قَالُوْا نَعَمْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ
فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ فَقَالَ
لَهٗ عُمَرُ بَخٍّ بَخٍّ
يَا بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ
اَصْبَحْتَ
مَوْلَايَ وَمَوْلَا كُلِّ
مُسْلِمٍ۔

نہیں ہوں۔ تو لوگوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ یقیناً ہیں۔ تو فرمایا
جس کا میں دوست ہوں۔ اس
کے علی المرتضیٰ رضی بھی دوست
ہیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم کا ارشاد بھی اک سن کر
حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت
مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے
کہنے لگے خوش رہیئے آپ
ہمارے اور تمام مسلمانوں کے
دوست ہیں۔

کتاب الامالی صہ ۲ سطر ۱۱ مطبوعہ ایران۔

بنی ہاشم کی زیارت اور ان کی عیادت کرنا نیکی ہے

شیعہ مسلک کے مجتہد طوسی اپنی "امالی" میں تحریر کرتے ہیں کہ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
عَنْ اَبِيْهِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
قَالَ قَالَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ
عِيَادَةُ

حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین)
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ
(حضرت امام حسین علیہ السلام)
سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں
نے فرمایا حضرت عمر بن خطاب
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے تھے

بَنِیْ هَاشِمٍ سُنَّةٌ وَزِیَارَتُهُمْ نَافِلَةٌ۔

کہ بنی ہاشم کی عیادت (بیمار پرسی) کرنا سنت ہے ۔ اور ان کی زیارت نیکی ہے۔

(الامالی طوسی ص۳۲۵)

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بہترین قاضی ہیں

یہی شیعہ مجتہد طوسی اسی کتاب میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ فَقَالَ عَلِیٌّ اَقْضَانَا وَاُبَیٌّ اَقْرَأُنَا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ہمارے بہترین قاضی اور حضرت ابی (ابن کعب رضی اللہ عنہ) بہترین قاری ہیں۔

(الامالی ج ۱ ص۲۵۶ مطبوعہ نجف اشرف۔)

سیدنا علی المرتضیٰ کے ہوتے کوئی فتویٰ نہ دے

شیعہ مسلک کی کتاب حق الیقین عربی میں ہے ۔ کہ سرکار عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرما دیا تھا۔

لَا یُفْتِیَنَّ اَحَدٌ فِی الْمَسْجِدِ وَعَلِیٌّ حَاضِرٌ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی میں کوئی مسجد میں فتویٰ نہ دے۔

(حق الیقین عربی ج ۱ ص۲۰۴ سطر ۲ مطبوعہ ایران)

شیعہ مسلک کے شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسی اپنی کتاب تلخیص الشافی میں نقل

کرتے ہیں کہ ۔

حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ اپنے باپ حضرت محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اور وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ۔

لَمَّا غُسِلَ عُمَرُ وَكُفِّنَ وَدَخَلَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هٰذَا الْمُسَجَّى بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ۔

جب حضرت عمر کو غسل دے کر کفن پہنایا گیا تو اس وقت حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو میرے نزدیک زمین پر کوئی شخص تم میں سے اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے ۔ کہ اس جیسے اعمال نامہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں ۔

۹ ۔ (تلخیص الشافی ص ۲۱۹ سطر ۱ تا ۳ مطبوعہ ایران)

اسی کتاب میں دوسرے مقام پر حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکار سیدنا ابوبکر صدیق سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عقیدت و محبت کا واقعہ درج ہے ۔ ملاحظہ فرمائیں ۔

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ۔

اَنَّهُ كَانَ يَتَوَلَّاهُمَا وَيَأْتِي الْقَبْرَ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمَا

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ دوستی اور محبت رکھتے تھے ۔

مَعَ تَسْلِيْمِهٖ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

الشافی ص ۲۳۸

آپ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی قبر شریف پر حاضری دیتے تو رسول اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سلام کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی سلام کہتے تھے۔

ناظرین کرام! شیعہ مذہب کی مستند کتاب کے حوالہ سے سرکار علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی سرکار عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت ومحبت ملاحظہ فرمائی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو دعائیہ کلمات سے یاد فرمائیں۔ اور ادھر سرکار کی محبت کا دم بھرنے والے سرکار عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بغض وعناد رکھیں اور ان پر تبرا کریں۔ لہٰذا اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں نازیبا الفاظ کہنے والوں کا مشن جیلا کا مشن ہے۔ ان لوگوں کا حضرت مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

حضرت علامہ جامی علیہ الرحمۃ نے خوب عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مجلس شوریٰ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو رکھنا

علی امام من است و منم غلام علی ہزار جان

اب شیعہ کتب سے ہی سرکار عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل اور طریق کار بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ابوالحسن بن عامر بن واثلہ الکنانی سے مروی ہے کہ

اِحْتَضَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ جَعَلَهَا شُوْرٰی بَیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَطَلْحَۃَ وَالزُّبَیْرِ وَسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فِیْمَنْ یُشَاوِرُ وَلَا یُوَلّٰی۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال وقت میں حاضر ہوا تو انہوں نے علی بن ابی طالب۔ عثمان بن عفان۔ طلحہ۔ زبیر۔ سعد بن ابی وقاص۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کی مجلس شوریٰ قائم فرمادی اپنے صاحبزادہ عبداللہ کے متعلق فرمایا اس کو مشورہ میں شامل کریں مگر اس کو والی اور حاکم نہ بنانا۔

کتاب الامالی للشیخ ابوجعفر الطوسی ص۱۶۴-۱۶۶ ج ۲ - علل الشرائع للشیخ الصدوق ص۱۷۱ باب ۱۳۴-

قارئین کرام! حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس شوریٰ میں سرکار علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو شامل فرمایا ہے۔ اسی مجلس شوریٰ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ نامزد کیا گیا۔ جس کا تذکرہ شیعہ مسلک کے طوسی نے اپنی کتاب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے حوالہ سے درج کیا ہے۔ جو کہ بیان کیا جاتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا حضرت عثمان رضی اللہ کی بیعت کرنا

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ

لَمَّا قُتِلَ جَعَلَنِي سَادِسَ سِتَّةٍ فَدَخَلْتُ حَيْثُ أَدْخَلَنِي وَكَرِهْتُ أَنْ أُفَرِّقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَأَشُقَّ عَصَاهُمْ فَبَايَعْتُمْ عُثْمَانَ فَبَايَعْتُهُ۔

عنہ) پر قاتلانہ حملہ ہوا تو انہوں نے مجلس شوریٰ کے چھ آدمیوں میں چھٹا مجھے مقرر کیا۔ تو میں ان کے شامل کرنے پر ان میں شریک ہو گیا۔ اور میں نے جماعت المسلمین میں تفریق کو مکروہ جانا۔ اور اتفاق کی لاٹھی کو توڑنا برا سمجھا۔ پس تم نے (حضرت) عثمان کی بیعت کی تو میں نے بھی اُن کی بیعت کر لی۔

(امالی للشیخ الطوسی ج ۲ ص ۱۲۱ جزء ثامن عشر)

قارئین کرام! مندرجہ بالا سرکار علی المرتضےٰ شیر خدا مشکل کشا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ مبارکہ جن کو شیعہ مصنف نے بیان کیا ہے۔ سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تشکیل کردہ مجلس شوریٰ میں تھے۔ اور اسی مجلس شوریٰ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ نامزد کیا۔ اور ان کی بیعت کی۔ اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت فرمائی۔ اب بھی اگر کوئی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو خلیفہ بلافصل کہے تو اُس کے نزدیک سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا عمل اور ان کا بیان کوئی اہمیت نہیں رکھتا جب آپ کا عمل اور بیان قابل تسلیم نہیں تو ان کے نزدیک حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی کوئی اہمیت نہیں۔ پھر ان کا یہ کہنا علی ہم

تیرے ہیں۔ یا جانے یا علی۔ یہ سب دھوکہ اور فریب ہے۔

خلیفہ مقرر کرنے کا طریقہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مجلس شوریٰ میں منتخب کرنا یہ بالکل درست طریق کار تھا۔ کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے انتخاب خلیفہ کے لئے جو اصول اور ضابطہ بیان فرمایا ہے۔ وہ نہج البلاغۃ میں موجود ہے۔ جو کہ پیش خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں یہ انہی ضابطہ کے عین مطابق ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ۔

اِنَّمَا الشُّوْرٰی لِلْمُهَاجِرِیْنَ	شوریٰ مہاجرین اور انصار پر مشتمل ہو
وَالْاَنْصَارِ فَاِنِ اجْتَمَعُوْا	اگر مہاجرین اور انصار ایک شخص پر
عَلٰی رَجُلٍ وَسَمُّوْهُ	متفق ہو کر اس کو امام نامزد کریں
اِمَامًا کَانَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ	وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی
رِضًی۔	پسندیدہ امام ہو گا۔

(نہج البلاغۃ ج ۳ ص ۸ سطر ۳ تا ۵ مطبوعہ بیروت)

قارئین کرام مستند کتب شیعہ کے حوالجات سے اہلبیت اطہار علیہ الرضوان نے جو صحابہ کبار علیہم الرضوان کی شان اور عظمت بیان فرمائی ہے۔ وہ آپ نے مطالعہ فرمائی۔ اب تعصب اور حسد کو بالائے طاق رکھ کر عدل و انصاف کا دامن تھام کر خود فیصلہ فرمائیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان بیان کرنے والے حضرات اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں یا کہ لعنت و تبرا بھیجنے والے۔

اس حقیقت کو شیعہ مذہب کے دوسرے مجتہد عباس قمی نے اپنی مشہور تصنیف منتہی الآمال میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

ہم با یکدیگر در مقام عدالت و انصاف و احسان بودند۔ و یکدیگر را بتقویٰ

إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نَعْلَمُ
مَا سَبَقْنَاكَ إِلَى شَيْءٍ
فَنُخْبِرَكَ عَنْهُ وَ لَا
خَلَوْنَا بِشَيْءٍ فَنُبَلِّغَكَهُ
وَقَدْ رَأَيْتَ كَمَا رَأَيْنَا وَ
سَمِعْتَ كَمَا سَمِعْنَا
وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبْنَا
وَمَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ وَلَا ابْنُ
الْخَطَّابِ بِأَوْلَى بِعَمَلِ
الْحَقِّ مِنْكَ وَأَنْتَ
أَقْرَبُ إِلَى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَشِيجَةَ رَحِمٍ
مِنْهُمَا وَقَدْ
نِلْتَ مِنْ
صِهْرِهِ مَا لَمْ
يَنَالَا۔

ہوں جس کو آپ نہ جانتے ہوں۔
بے شک جو کچھ میں جانتا ہوں۔
وہ آپ بھی جانتے ہیں۔ جیسا ہم
نے دیکھا ہے۔ آپ نے بھی
دیکھا ہے۔ اور جو کچھ ہم نے
سنا ہے۔ آپ نے بھی سنا ہے
جیسے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مصاحبت حاصل
کی ہے۔ آپ نے بھی کی ہے
اور ابو قحافہ کے بیٹے (حضرت ابوبکر)
اور ابن خطاب کے بیٹے (حضرت
عمر) آپ سے زیادہ عامل بحق
نہ تھے۔ آپ قرابت کی وجہ
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے ان سے زیادہ قریب
ہیں۔ اور آپ کو دامادی رسول
کا بھی شرف حاصل ہے۔ جو
ان دونوں کو حاصل نہ ہے۔

نہج البلاغہ خطبہ ۱۶۳ ج ۲ ص ۶۸ سطر ۱ تا ۱۰ مطبوعہ بیروت۔

اسی خطبہ کی شرح کرتے ہوئے شیعہ مجتہد علی نقی نے نہج البلاغہ کی شرح فیض الاسلام فارسی میں لکھا ہے کہ۔

پس خویشاوندی عثمان از ابو بکر و عمر بہ پیغمبر نزدیک تراست و بہ دامادی
پیغمبر مرتبہ اے یافتہ است کہ ابو بکر و عمر نیافتند عثمان رقیہ و ام کلثوم را نبا
بہ مشہور دختران پیغمبر اند خود در آورد در اول رقیہ را و بعد از چند گاہ
کہ آں مظلومہ حرکات نمود ام کلثوم را بجائے خواہر باو دادند۔

پس حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ باعتبار قرابت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زیادہ نزدیک ہیں۔ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد ہونے سے وہ مرتبہ پایا جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی نہ ملا۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے شادی کی جو مشہور روایات کے مطابق پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں تھیں۔ پہلے حضرت رقیہ سے شادی ہوئی ان کے انتقال کے بعد ان کی ہمشیرہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔

فیض الاسلام شرح نہج البلاغۃ ج ۳ ص ۱۹ھ سطر ۸ تا ۱۱ مطبوعہ ایران

ناظرین کرام! اب اسی نہج البلاغۃ کی شرح فیض الاسلام سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسب نامہ پیش خدمت ہے۔

عثمان پسر عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف و عبد مناف جد سوم حضرت رسول: محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب است۔

فیض الاسلام ج ۳ ص ۱۹ھ

عبد مناف جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جدِ چہارم ہیں۔ وہی عبد مناف رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ کے جدِ سوم ہیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسب۔ شیعہ کی اسی کتاب۔ فیض الاسلام میں اس طرح درج ہے۔

ابو بکر عبد اللہ پسر ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب و وہ جدِ ششم پیغمبر اکرم است۔

حضرت مرہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چھٹے دادا تھے اور وہی مرہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بھی چھٹے دادا ہیں۔

اسی طرح اما عمر پسر خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بودہ و کعب جدِ ہفتم رسول خدا است

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آٹھویں دادا کعب ہیں۔ اور وہی کعب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتویں دادا ہیں۔

(فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۵۱۹)

قارئین کرام! شجرہ نسب کے لحاظ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم رسول محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ قریب ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بیعت لینا

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ	بے شک خدا ان مومنین سے راضی
الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ	وخوش ہوا جنہوں نے اے
تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔	رسول درخت کے نیچے تم سے

وپرہیزگاری وصیت میکردند وبایکدیگر درمقام تواضع وشکستگی بودند پیرانرا توقیر میکردند وبرخردسالاں رحم میکردند وغریباں کہ رعائت میکردند۔

تمام صحابہ ایک دوسرے سے عدل وانصاف اور احسان سے پیش آتے اور باہم تقوٰی اور پرہیزگاری کی وصیت فرماتے۔ ایک دوسرے سے تواضع، عاجزی کے ساتھ پیش آتے۔ عمر رسیدہ حضرات کی تعظیم و توقیر کرتے۔ چھوٹوں سے رحم کرتے اور غریبوں کی رعائت فرماتے تھے منتہی الآمال ص۱۵ سطر۱۸،۱۹ مطبوعہ ایران۔

اب سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل وکمالات درج کیے جاتے ہیں۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسب کے لحاظ سے زیادہ قریبی ہے

سیدنا علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو جب لوگ سفارش کے لئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گئے تو حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان کو فرمایا۔

اِنَّ النَّاسَ وَرَائِیْ	بے شک یہ لوگ میرے پیچھے
وَقَدِ اسْتَسْفَرُوْنِیْ	ہیں جو مجھے آپ کے اور اپنے
بَیْنَكَ وَبَیْنَهُمْ	مابین سفیر بنا کر لائے ہیں۔ واللہ !
وَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ مَا اَقُوْلُ	میں نہیں جانتا۔ کہ آپ کو کیا کہوں۔
لَكَ مَا اَعْرِفُ شَیْئًا	میں ایسی بات کوئی نہیں جانتا
تَجْهَلُهٗ وَلَا اَدُلُّكَ	جسے آپ نہ جانتے ہوں۔ اور
عَلٰی اَمْرٍ لَا تَعْرِفُهٗ	نہ ہی آپ کو کوئی ایسی بات بتاتا

۹ بیعت کی۔

(پ۲۶ ع)

اس کا ترجمہ شیعہ حضرات کے مولوی بشارت حسین مرزا کامل پوری نے جو کیا ہے درج کیا گیا ہے۔

اس آیۃ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے شیعہ حضرات کے مستند مفسرین نے درج کیا ہے۔ کہ سرکار نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے جب بیعت لی تو سب سے پہلے حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے بیعت کی۔ چنانچہ شیعہ مسلک کے مفسر فیض کاشانی اپنی تفسیر صافی میں اس آیۃ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

كَتَبَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔	حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام نے معاویہ کو خط لکھا کہ درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر بیعت کرنے والوں میں سے میں پہلا شخص ہوں۔

(تفسیر الصافی ج۲ صفحہ۵۹۲ سطر ۱۱، ۱۲ مطبوعہ ایران)

قارئین کرام: یہ بیعت نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سرکار سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے لی تھی۔ اور اپنے ہاتھ مبارک کو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ قرار دیا تھا۔ شیعہ مذہب کی صحاح اربعہ میں اصول کافی میں کلینی نے بھی اس حقیقت کی تصدیق ان الفاظ میں کی ہے۔

سہیل بن عمرو (جو کہ مشرکین مکہ سفیر تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔

حُبِسَ عُثْمَانُ فِيْ
عَسْكَرِ الْمُشْرِكِيْنَ
وَبَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
وَضَرَبَ بِاِحْدٰى
يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى
بِعُثْمَانَ وَقَالَ
الْمُسْلِمُوْنَ طُوْبٰى
لِعُثْمَانَ قَدْ طَافَ
بِالْبَيْتِ وَسَعٰى مِنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَحَلَّ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَطُفْتَ بِالْبَيْتِ
فَقَالَ مَا
كُنْتُ لِاَطُوْفَ
بِالْبَيْتِ
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مشرکین کے لشکر قیدی بنالیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ مبارک دوسرے ہاتھ مبارک پر مارا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے بیعت لی۔ اور مسلمانوں نے عرض کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بڑے خوش قسمت میں ہیں۔ جنہوں نے بیت اللہ کا طواف صفا و مروہ کی سعی کی سعادت حاصل کی اور محل کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ حضرت عثمانؓ نے ایسا نہیں کیا ہوگا۔ جب عثمان حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَطُفْ

ان سے پوچھا کیا آپ نے
بیت اللہ کا طواف کیا تو انہوں
نے عرض کیا جب رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
طواف نہیں کیا تو میں کیسے کر سکتا ہوں

پے ہے۔

کتاب اروضتہ ج ۸ ص ۳۲۵ سطر ۱۶، ۱۷ ج ۸ ص ۳۲۶ سطر ۱ تا ۳ مطبوعہ ایران

اسی حقیقت کو شیعہ مسلک کی کتاب حملہ حیدری میں ان الفاظ میں منظوم کیا ہے

بعو سید عثمان زمین و زماں — بمقصد رواں شد چو تیر از کماں
چوں او رفت اصحاب روزِ دگر — بگفتند چندیں بہ خیر البشر
خوشا حال عثمانِ با احترام — کہ شد قسمتش حج بیت الحرام
رسولِ خدا چوں شنید ایں سخن — بپاسخ چنیں گفت با انجمن
بعثمان ندادیم ماریں نگراں — کہ تنہا کند طواف آں آستان

ترجمہ: عثمان اپنے مقصد کی طرف بڑے ادب واحترام سے روانہ ہوئے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔ ان کی روانگی کے دوسرے روز صحابہ کرام (علیہم الرضوان) نے خیر البشر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ عثمان بڑے خوش نصیب ہیں جن کی قسمت میں حج بیت الحرام لکھا گیا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان کی یہ بات سنی تو آپ نے ان سے فرمایا۔ مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ قطعاً گمان نہیں کہ ہمارے بغیر اکیلا بیت اللہ کا طواف کرے۔

(حملہ حیدری ص ۱۱۹ مطبوعہ ایران)

ناظرین اکرام! شیعہ کی مستند کتاب الطہر من الشمس ہے سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو بیعت لی تھی وہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لئے لی تھی۔ اُن بیعت کرنے والوں میں سب سے پہلے حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ تھے۔ اب یہ بیعت کرنے والوں کے متعلق نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک جو کہ شیعہ حضرات کی تفسیر منہج الصادقین میں درج ہے۔ ملاحظہ فرما کر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت و رفعت کا اندازہ کیجیے۔

بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہ جائے گا

شیعہ حضرات کے مفسر علامہ کاشانی لکھتے ہیں کہ۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ۔

یک کس بدوزخ نہ رود از آں مومناں کہ در زیر درخت سمرہ بیعت کردند۔

ان مومنوں میں سے ایک شخص بھی دوزخ میں نہ جائے گا جنہوں نے کیکر کے درخت کے نیچے بیعت کی۔

(تفسیر منہج الصادقین ج ۸ ص ۳۶۵ سطر مطبوعہ ایران)

نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے یہ جو بیعت لی تھی۔ یہ دراصل مشرکین کے خلاف جہاد کرنے کے لئے بیعت تھی۔ کہ ان مشرکین نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کیوں قید کیا ہے۔

اس حقیقت کا تذکرہ بھی شیعہ حضرات مشہور مجتہد ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب "حیات القلوب" میں ان الفاظ میں کیا ہے۔

وبروایتے شیخ طبرسی چوں مشرکاں عثمان راحبس کردند وخبر بحضرت رسید
کہ اورا کشتند حضرت فرمود کہ ازیں جا حرکت نمیکنم باآنہا قتال کنم ومردم
رابسوئے بیعت دعوت نمایم وبرخاست ولپشت مبارک بدرخت
واتکیہ نمود وصحابہ باآنحضرت بیعت کردند۔ کہ بامشرکاں جہاد کنند
ونگریزند وبروایت کلینی حضرت یکدست خودرا بردست دیگر نہاد
برائے عثمان بیعت گرفت کہ چوں بیعت رابشکنید۔ گناہش عظیم تر وعقابش
شدید تر باشد۔ پس مسلماناں گفتند خوشا حال عثمان کہ طواف کعبہ کرد وسعی
میان صفا ومروہ کرد محل شدند۔ حضرت فرمود نخواہد کرد۔ چوں عثمان آمد
حضرت پرسید کہ طواف کردی گفت چوں طواف نکردہ بودی من نکردم
(حیات القلوب فارسی ج ۲ ص ۴۲۴ سطر ۳۲ تا ۲ ص ۴۲۵ سطر ۱ تا ۲
مطبوعہ ایران۔)

اس عبارت کا ترجمہ شیعہ حضرات کے مترجم مولوی بشارت حسین صاحب کامل
مرزاپوری کے الفاظ درج کیا جاتا ہے جس کو امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور
نے شائع کیا ہے۔ ترجمہ ملاحظہ ہو۔

شیخ طبرسی کی روایت ہے۔ کہ مشرکین نے جناب عثمان قید کرلیا۔ اور
آنحضرت کو یہ خبر پہنچی۔ کہ ان کو قتل کردیا۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اس
جگہ سے حرکت نہ کروں گا جب تک ان سے جنگ نہ کروں۔ لوگوں
کو بیعت کی دعوت دیتا ہوں۔ یہ فرما کر اٹھے اور ایک درخت کے
سہارے سے پشت لگا کر بیٹھ گئے صحابہ نے آنحضرت سے بیعت
کی کہ مشرکین سے جہاد کریں گے۔ اور نہ بھاگیں گے۔ کلینی کی روایت
ہے کہ حضرت نے اپنے ایک ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر رکھ کر

عثمان کی طرف سے بیعت لی۔ کہ اگر وہ اس بیعت کو توڑیں گے۔ تو
ان پر گناہِ عظیم اور شدید ترعذاب ہوگا۔ اس وقت مسلمانوں نے کہا کہ
عثمان کا کیا کہنا کعبہ کا طواف بھی کیا صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی کی
اور محل ہو گئے (احرام سے باہر ہو گئے) حضرت نے فرمایا وہ ایسا
نہیں کریں گے۔ جب عثمان واپس آئے حضرت نے پوچھا کہ تم نے
طواف کیا۔ عرض کیا آپ نے چونکہ نہیں کیا تھا اس لئے میں نے
بھی طواف نہیں کیا۔

(حیات القلوب اُردو ج ۲ ص ۶۵۲ مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام! مندرجہ بالا تمام شیعہ کتب کی عبارات کی روشنی میں یہ بات ثابت
ہوتی ہے۔ کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو عثمان غنی کا
ہاتھ قرار دیا۔ ان کی طرف سے بیعت لی۔ اور یہ بیعت جہاد تھی۔ سرکار عثمان غنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشرکین مکہ نے جب گرفتار کیا تو سرورِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نے اعلان جہاد کر دیا۔ پھر بیعت صحابہ کرام کو بشارت دی کہ ان میں سے
کوئی شخص بھی جہنم میں نہ جائے گا۔ جب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو گرفتار کے بدلے میں
جہاد کا اعلان کرنے پر بیعت جہاد کرنے والوں کی اگر یہ شان ہے تو جس کی وجہ سے
یہ اعلان کیا گیا اس حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت کا اندازہ کون
کر سکتا ہے۔ پھر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
کے متعلق یہ علم تھا کہ ہمارے بغیر عثمان طواف وغیرہ نہیں کریں گے۔ نبی پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا اس حقیقت کی دلیل ہے کہ آپ کو حضرت
عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جانثاری اور محبت و عقیدت پر کامل یقین تھا۔
اب بھی اگر کوئی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حقیر سمجھے اور ان کے متعلق

نازیبا الفاظ استعمال کرے تو یہ اس کی اپنی بدبختی ہے ۔ نبی اور علی کو ماننے والا سید نا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گستاخ اور بے ادب ، نہیں ہو سکتا ۔

آسمانوں سے آوازِ آنا کہ حضرت علی حضرت عثمان اور ان کے ماننے والے کامیاب ہیں

شیعہ مسلک کی کتاب ، الروضہ میں ہے کہ محمد بن علی حلبی کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ (جعفر صادق) علیہ السلام سے سنا ۔

قَالَ يُنَادِیْ مُنَادٍ	آپ نے فرمایا دن کے شروع
مِنَ السَّمَاءِ اَوَّلَ النَّهَارِ	ہوتے وقت ، آسمان سے ندا
اَلَا اِنَّ عَلِيًّا وَ	دینے والا ندا دیتا ہے سن لو!
شِيْعَتَهٗ هُمُ الْفَائِزُوْنَ	بے شک ، علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
قَالَ يُنَادِیْ مُنَادٍ	الکریم اور ان کے پیروکار کامیاب
اٰخِرَ النَّهَارِ	وکامران ہیں ۔ پھر دن کے آخر
اَلَا اِنَّ	میں ندا دینے والا ندا دیتا ہے
عُثْمَانَ وَ	کہ بے شک حضرت عثمان رضی
شِيْعَتَهٗ	اللہ تعالیٰ عنہ) اور ان کے پیروکار
هُمُ الْفَائِزُوْنَ ۔	کامیاب وکامران ہیں ۔

(کتاب الروضہ ص۲۱۰ سطر ۱۱ تا ۱۹ مطبوعہ ایران)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہدیہ پیش کرنا ، اور علی المرتضیٰ کا ہدیہ قبول کرنا ۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عثمان غنیؓ کے لئے دعا فرمانا

شیعہ حضرات کی مستند کتاب کشف الغمہ میں ان کے علامہ اربلی نے

سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نکاح کی تیاری کے سلسلہ میں حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ الکریم صاحب زرہ بیچنے کا واقعہ بیان کیا ہے۔ جو کہ زیر نظر کتاب کے صفحہ پر مفصل عبارت کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ اس سے عیاں ہے۔ کہ وہ زرہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید فرمائی۔ پھر زرہ کر تحفہ۔ ہدیہ پیش کی۔ حضرت حیدر کرار کرم اللہ وجہہ الکریم نے وہ ہدیہ اور تحفہ قبول فرما کر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت، و محبت، کا سارا واقعہ سنایا۔ تو سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعائے خیر و برکت فرمائی۔

خود غور فرمائیں حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نانا جان جن کے لئے دعائے خیر و برکت فرمائیں۔ ان کے نام لیوا ان پر تبرا کریں۔ حیف صد حیف ہے۔ ان لوگوں پر۔ اعلیٰ حضرت عظیم برکت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دو حقیقی[1] صاحبزادیاں نکاح میں عطا فرمائیں۔ کتب شیعہ میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اصل عبارات ملاحظہ ہوں۔

---

[1] کئی ناعاقبت اندیش حضرات کہتے ہیں کہ یہ حضرت خدیجہ کی پہلے کی صاحبزادیاں تھیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی حقیقی صاحبزادیاں نہ تھیں۔ جبکہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی صاحبزادیاں فرماتے ہیں (فقیر قادری غفرلہ)

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو صاحبزادیاں تھیں

شیعہ مذہب کی مستند کتاب منتہی الآمال میں عباس قمی نے فصل ششم در بیان احوال اولاد امجاد آنحضرت است کا باب باندھ کر روایت نقل کی ہے۔

در قرب الاسناد از صادق علیہ السلام روایت شدہ است کہ از برائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از خدیجہ متولد شدند طاہر و قاسم و فاطمہ ام کلثوم و رقیہ و زینب و تزویج نمود فاطمہ را بحضرت امیر المومنین و زینب را بابی العاص بن ربیع کہ از بنی امیہ بود و ام کلثوم را بعثمان بن عفان و پیش از آنکہ بخانہ عثمان برود برحمت الٰہی واصل شد و بعد از او حضرت رقیہ را باو تزویج نمود۔

قرب الاسناد میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے طاہر و قاسم و فاطمہ ام کلثوم رقیہ اور زینب پیدا ہوئے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح حضرت امیر المومنین علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ بنو امیہ سے تھے کے ساتھ ہوا۔ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ ام کلثوم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر جانے سے قبل رخصتی سے قبل ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کے بعد حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حضرت عثمان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے شادی کردی۔

(منتہی الآمال ص ۱۰۹ ج ۱ سطر ۲۲ تا ۲۴ فصل ہشتم مطبوعہ ایران)

تنقیح المقال فی علم الرجال ص۔

حیات القلوب ملا باقر مجلسی نے بھی حیات القلوب فارسی جلد دوم باب پنجاہ ہشتم میں یہی مضمون ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

ابن بابویہ بسند معتبر از آنحضرت روایت کردہ ست کہ از برائے حضرت رسول متولد شد از خدیجہ قاسم وطاہر ونام طاہر عبداللہ بود ام کلثوم ورقیہ وزینب وفاطمہ وحضرت امیر المومنین فاطمہ را تزویج نمود وتزویج نمود زینب را ابو العاص بن ربیع وا و مردے از بنی امیہ وعثمان بن عفان ام کلثوم را تزویج نمود۔۔۔ برحمت الٰہی واصل شد پس چوں بجنگ بدر رفتند حضرت رسول رقیہ را باو تزویج نمود

(۷۸) ذوالنورین لقب کی وجہ تسمیہ شیعہ حضرات کے مورخ خروسانی اپنی کتاب منتخب التواریخ میں لکھتے ہیں کہ

اما مخدرہ مکرمہ ام کلثوم اسم شریفش آمنہ بود بعد از جناب رقیہ بعثمان تزویج شد لہذا عثمان ذوالنورین مے گویند۔

مخدرہ مکرمہ ام کلثوم جن کا اسم شریف آمنہ تھا، حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے نکاح میں آئیں۔ اسی لئے حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کو ذوالنورین کہتے ہیں۔

(منتخب التواریخ فارسی ص ۲۹ سطر ۲۰، ۲۱ مطبوعہ ایران)

شیعہ مذہب کے مجتہد فیض الاسلام علی نقی کے نہج البلاغہ کی شرح ص میں بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لقب ذوالنورین کی یہی وجہ تحریر کی ہے۔

حبشہ کے مہاجرین میں سیدنا عثمان غنی اور ان کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھے

شیعہ حضرات کی تفسیر مجمع البیان میں ہے۔

فَخَرَجَ اِلَیْهَا سِرًّا اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا وَّاَرْبَعُ نِسْوَۃٍ مِنْهُمْ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَاِمْرَاَتُهٗ رُقَیَّۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔	حبشہ طرف پوشیدہ طور پر ہجرت فرمانے کے لئے گیارہ مرد اور چار عورتیں نکلیں جن میں حضرت عثمان بن عفان اور ان کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر پاک بھی تھیں۔

(تفسیر مجمع البیان ج ۳ ص ۲۳۳ سطر مطبوعہ بیروت)

خلفاء ثلاثہ کا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں مقام

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اَبَابَکْرٍ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ السَّمْعِ وَاِنَّ عُمَرَ بِمَنْزِلَۃِ الْبَصَرِ وَاِنَّ عُثْمَانَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ الْفُؤَادِ۔	تحقیق ابو بکر میرے کان کی طرح ہیں۔ اور عمر میری آنکھ کی طرح ہیں۔ اور عثمان میرے دل کی طرح ہیں۔

(جامع الاخبار ص ۱۱۰ للشیخ صدوق مطبوعہ ایران)

ناظرین کرام! سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کردہ روایت کو بار بار پڑھیں اور غور فرمائیں کہ جو لوگ پنجتن پاک سے محبت کے دعوے کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ان نفوس قدسیہ کے عقائد و نظریات بالکل برعکس ہے۔ پنجتن میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے۔ ؎

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی ابوبکر و عمر عثمان و علی
ہم مشرب ہیں یارانِ نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

جن لوگوں نے خلفاء ثلاثہ کی بیعت کی انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی

حضرت علی المرتضےٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے ایک خط میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واضح الفاظ میں فرمایا اور وہ خط نہج البلاغہ میں موجود ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

إِنَّهُ بَايَعَنِي الْقَوْمُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ عَلٰى مَابَايَعُوْهُمْ عَلَيْهِ	میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابوبکر، عمر، عثمان (رضی اللہ عنہم) کی بیعت کی تھی۔ بیعت کا مقصد بھی وہی تھا جو ان حضرات کا تھا۔

(نہج البلاغہ: ج ۳ ص۷ سطر ۲، ۳ مطبوعہ بیروت)

ناظرین کرام! حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ارشاد مبارک سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنہم

کی خلافت حق تھی۔ اور حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل نہ تھی بلکہ آپ چوتھے خلیفہ تھے۔ نیز بیعت لینے کا جو مقصد خلفاء ثلاثہ کا تھا وہی مقصد مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا تھا۔ اتنے صاف بیان سے بھی اگر کسی پر حق واضح نہ ہو۔ تو پھر اُن کی بدقسمتی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اب آخر میں صحابہ کبار علیہم الرضوان کے متعلق احادیث شریفہ جن آئمہ کبار علیہم الرضوان نے روایت فرمایا ہے۔ درج کی جاتی ہیں۔ پڑھئے اور اہلسنت وجماعت کی صداقت کی داد دیجئے۔

صحابہ کرام ستاروں کے مانند ہیں، ان کی اتباع میں ہدایت ہے

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آباء کرام علیہم السلام سے بیان فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَا لَمْ يَكُنْ سُنَّةٌ مِنِّيْ فَمَا	اگر کسی معاملہ میں میری حدیث
قَالَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا بِهٖ فَاِنَّمَا	موجود نہ ہو تو جو میرے
مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْكُمْ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ	صحابہؓ فرمائیں اُس کو تسلیم
بِاَيِّهَا اُخِذَ اهْتُدِيَ وَبِاَيِّ	کرو۔ کیونکہ میرے صحابہ ستاروں
اَقَاوِيْلِ اَصْحَابِيْ اَخَذْتُمْ	کی مثل ہیں۔ جس کی بھی پیروی
اهْتَدَيْتُمْ وَاخْتِلَافُ	کروگے ہدایت پاؤ گے اور
اَصْحَابِيْ لَكُمْ	میرے صحابہ کا اختلاف
رَحْمَةٌ۔	تمہارے لیے رحمت ہے۔

(انوار النعمانیہ ج ۱ ص۱۰ احتجاج طبرسی ج ۲ ص۱۰۵ مطبوعہ ایران

بحار الانوار ج ۲۲ ص۳۰۷ مطبوعہ ایران۔

صحابہ کرام کو برا نہ کہو، نبی پاک اور علی المرتضےٰ کی وصیت

شیعہ مذہب کی مستند کتاب بحار الانوار میں ہے۔

عَنِ الصَّادِقِ عَنْ اٰبَائِہٖ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِاَصْحَابِ نَبِیِّکُمْ لَا تَسُبُّوْہُمْ الَّذِیْنَ لَمْ یُحْدِثُوْا بَعْدَہٗ وَلَمْ یُؤْوُوْا مُحْدِثًا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَوْصٰی بِہِمْ۔

حضرت امام جعفر صادق اپنے آباء کرام علیہم السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں تمہارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے بارے میں وصیت کرتا ہوں انہیں برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے آپ کے بعد کوئی کام خلافِ اسلام نہیں کیا، اور نہ ہی ایسا کرنے والوں کو دوست بنایا اور پناہ دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انکے متعلق یہی وصیت فرمائی ہے

(بحار الانوار ج ۲۲ ص ۳۰۶ مطبوعہ ایران)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا وصیت جس کے راوی سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نانا جان اور والد ماجد کی وصیت ہے۔ آج نبی اور علی کا دم بھرنے والے اور اپنے آپ کو پنجتن پاک کا غلام کہلانے والے اور نعرۂ حیدری لگانے والے اپنے عقائد نظریات اور معمولات پر غور فرماتے ہوئے سوچیں کہ وہ اپنے دعوے میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔ آج نالائق بیٹا

بھی اپنے والد ماجد کی وصیت پر سرِ تسلیم خم کر لیتا ہے۔ شیعہ مذہب کی کتاب کشف ...
الغمہ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَنَا وَعَلِیٌّ حُجَّةُ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ۔	میں اور علی اللہ کے بندوں پر حجت اور دلیل ہیں۔

(کشف الغمہ ج ۱ ص ۱۶۱ سطر ۱۹۔۲۰ مطبوعہ ایران)

آپ ہی ذرا اپنے جور و جفا کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

شیعہ مذہب کی دوسری مستند کتاب جامع الاخبار میں نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد درج ہے۔ جو کہ پیش خدمت ہے۔

مَنْ سَبَّنِیْ فَقَدْ کَفَرَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَقَدْ کَفَرَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَاجْلِدُوْہُ۔	جس نے مجھے برا کہا پس وہ کافر ہے۔ جس نے میرے صحابی کو برا کہا۔ وہ بھی کافر ہے۔ اور جس نے میرے صحابی کو برا کہا پس اُس کو کوڑے لگاؤ۔

(جامع الاخبار ص ۱۸۲ فصل ۱۲۵)

قارئین کرام! اہلبیت عظام علیہم الرضوان نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی رفعت و عظمت بیان فرمائی ہے یہ سب شیعہ حضرات کی مستند کتب سے صریح کی ہے تعصب کو بالائے طاق رکھکر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا یقیناً ہر دو طبقہ سے عقیدت و محبت رکھے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

مقبولِ عرب و عجم، فاتحِ نجدیت و مرزائیت، شمشیرِ بے نیام
مناظرِ اسلام، ضیائے ملت، فخرِ اہلسنت حضرت مولنا
علامہ الحاج **محمد ضیاء اللہ قادری** اشرفی
ابوالحامد پیر کوٹلوی
سیالکوٹی علیہ الرحمۃ
کی مدلل تقریروں کی محققانہ تصنیف

مدلل خطبات

نہایت خوبصورت، اعلیٰ کاغذ، بہترین پرنٹنگ سے آراستہ

ملنے کا پتہ

قادری کتب خانہ تحصیل بازار ۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ

علامہ الحاج ابو العلاء **محمد ضیاء اللہ قادری** اشرفی کی تصانیف

- الانوار المحمدیہ
- گیارہویں شریف
- ختم غوثیہ کا جواز
- مدلل تقریریں
- مشائخ قادریہ
- اہل سنت و جماعت کون ہیں؟
- وہابی مذہب
- ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت
- فقہ وہابیہ
- الوہابیت
- خلفاء ثلاثہ اور اہلبیت کے تعلقات اور رشتہ داریاں
- قہر وہابیت پر بم
- وہابیت کا پوسٹمارٹم
- فضائل صحابہ کبار
- وہابیت و مرزائیت
- فرقہ ناجیہ
- وہابی توحید
- میلادِ مصطفےٰ
- مرزا قادیانی کی حقیقت
- عقائد وہابیہ
- مخالفین پاکستان
- گستاخی کا انجام
- سیرت غوث الثقلین
- مدلل خطبات
- تبلیغی جماعت سے اختلافات کیوں؟
- علماء اہلحدیث کے نام کھلا خط
- نجد سے قادیان براستہ دیوبند

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ ۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ
0336-8678692